39

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

20 اکتوبر 2004ء — 5 رمضان المبارک 1425ھ

www.tanzeem.org

رمضانِ مبارک کی آمد پر
رسول اللہ ﷺ کا خطبہ

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ آخِرِ یَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: ((یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ شَھْرٌ مُبَارَکٌ شَھْرٌ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَھْرٍ جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہٗ فَرِیْضَۃً وَقِیَامَ لَیْلِہٖ تَطَوُّعًا...... اِلٰی قَوْلِہٖ ﷺ: وَھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَّاَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَّآخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْکِہٖ فِیْہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَاَعْتَقَہٗ مِنَ النَّارِ))

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماہِ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک خطبہ دیا۔ اس میں آپ ؐ نے فرمایا:

''اے لوگو! تم پر ایک عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے۔ اس مبارک مہینہ کی ایک رات (شب قدر) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس مہینے کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے ہیں اور اس کی راتوں میں بارگاہِ خداوندی میں کھڑا ہونے (یعنی نمازِ تراویح پڑھنے) کو نفل عبادت مقرر کیا ہے (جس کا بہت بڑا ثواب رکھا ہے)...... (اس طویل حدیث کے آخر میں آنحضور ﷺ نے فرمایا:) اس ماہِ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آتشِ دوزخ سے آزادی ہے (اس کے بعد آپ ؐ نے فرمایا) اور جو آدمی اس مہینے میں اپنے غلام و خادم کے کام میں تخفیف و کمی کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اور اس کو دوزخ سے رہائی اور آزادی دے دے گا''۔

معارف الحدیث

مولانا محمد منظور نعمانی

اس شمارے میں

راہ نما ایک بلا ہے

عالم انسانیت پر دجالی فتنے کا آخری حملہ

یہ کون لوگ ہیں؟

تنظیم اسلامی کے آل پاکستان سالانہ اجتماع کی روداد

پاکستان بھر میں دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام

تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

ڈاکٹر اسرار احمد

سورۃ آل عمران (آیات 103'104)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۗءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰي شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْھَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَھْتَدُوْنَ ۝۱۰۳ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۰۴﴾

''اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا' اور اللہ کی اُس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اُس نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اللہ نے تم کو اس سے بچالیا۔ اس طرح اللہ تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے۔ یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔''

گزشتہ سے پیوستہ

قرآن امت مسلمہ کے اتحاد کی بنیاد ہے۔ اس کی وجہ سے عرب معاشرے میں شدید دشمنیاں ختم ہوگئیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اللہ کا انعام یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اللہ کی مہربانی سے بھائی بھائی بن گئے۔ یہاں اولین مخاطب انصار ہیں جن کے دو قبیلوں اوس و خزرج کے درمیان سو برس سے خاندانی عداوت چلی آ رہی تھی۔ قتل کے بعد قتل آئے دن کا معمول تھا' لیکن اب ایمان آیا' اللہ کی کتاب آئی' رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو انہی دشمن قبیلوں کے لوگ باہم شیر و شکر ہوگئے' جھگڑے ختم ہوگئے' غارت گری جاتی رہی اور سرزمین عرب دارالامن بن گئی۔

تم لوگ آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے' بس اس میں گرنے والے ہی تھے کہ اللہ نے تم کو اس میں گرنے سے بچالیا۔ اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات واضح کرتا ہے تاکہ تم راہ پاؤ اور سیدھی راہ پر قائم رہو۔ یہ ہوئے دو نکتے' اول تعمیر سیرت اور پھر تنظیم جماعت۔ اور ان دونوں کی بنیاد قرآن کریم پر ہو جو حبل اللہ ہے۔ اقبال کہتے ہیں ع اعتصام کن کہ حبل اللہ اوست۔ قرآن کو مضبوطی سے پکڑلو کہ یہی حبل اللہ (اللہ کی رسی) ہے۔ تو اللہ کا کوئی بندہ کھڑا ہو کر آواز لگائے من انصاری الی اللہ کہ میں تو اس راستے پر چل رہا ہوں اب کون ہے جو میرا ساتھ دیتا ہے اور میرا مددگار بنتا ہے۔ اس طرح ایک جمعیت وجود میں آئے گی۔ اب جماعت کے کرنے کے تین کام ہیں (۱) دعوت الی الخیر اور سب سے بڑا خیر یہ قرآن ہے (۲) بھلائیوں کا حکم دینا (۳) برائیوں سے روکنا۔ ایک بڑی جماعت تو امت مسلمہ ہے جس کی تعداد ڈیڑھ ارب کے لگ بھگ ہے' وہ تو سوئے ہوئے ہیں' اپنے منصب کو بھولے ہوئے دین سے دور ہیں۔ تو اب اس امت کے اندر ایک چھوٹی امت بنے۔ وہ یہ کام اپنے ذمہ لے' جاگو اور جگاؤ کا مشن اختیار کرے۔ اللہ نے تمہیں جاگنے کی صلاحیت دی ہے تو اب اوروں کو جگاؤ اور اس کے لئے جماعت بناؤ اور قوت حاصل کرو۔ بس ایسے ہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ وہ جو کروڑوں ہیں وہ یہ کام نہیں کر رہے مگر فلاح اور نجات کی امید لگائے بیٹھے ہیں۔ تو یہ ایک موہوم امید ہے۔ حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت کردہ حدیث کا مفہوم اس طرح ہے کہ اگر تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو اسے طاقت سے ہٹا دے' اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے کہے۔ اس کی بھی ہمت نہیں ہے تو دل میں نفرت ضرور رکھے۔ اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ اگر نفرت بھی نہ رہی تو بقول اقبال۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا!

یعنی برائی سے نفرت بھی نہیں رہی تو اب کوئی ایمان نہیں۔ ہاں اگر نفرت ہے تو آگے قدم بڑھاؤ۔ زبان سے برائی کو روکو۔ حرام اور ممنوع باتوں سے منع کرو۔ مگر ساتھ ہی طاقت بھی بڑھاتے رہو۔ ایک جماعت ضرور بناؤ۔ جب طاقت ہو جائے تو اب کہو یہ نہیں ہونے دیں گے۔ یہ ہے نھی عن المنکر بالید۔ یعنی انقلاب کا آخری مرحلہ۔ تو گویا ان تین آیات میں عظیم ہدایت اور مکمل لائحہ عمل موجود ہے۔

فرمان نبوی ﷺ

حقوق کی پاسبانی

چوہدری رحمت اللہ بٹر

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا...... وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا)) (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آپس میں ایک دوسرے پر حسد نہ کرو' ایک دوسرے سے جھگڑا نہ کرو' ایک دوسرے سے کینہ نہ رکھو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو (حقیر جانتے ہوئے) اور سب مل کر اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ''۔

تاخلافت کی بنا' دنیا میں ہو پھر استوار
لاکہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر

قیامِ خلافت کا نقیب

ندائے خلافت

شمارہ	14 تا 20 اکتوبر 2004ء	جلد
39	28 شعبان تا 5 رمضان 1425ھ	13

بانی: اقتدار احمد مرحوم

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

مجلس ادارت

سید قاسم محمود۔ ڈاکٹر عبدالخالق
مرزا ایوب بیگ۔ سردار اعوان
محمد یونس جنجوعہ

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد' طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس' ریلوے روڈ' لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67۔ گڑھی شاہو علامہ اقبال روڈ لاہور
فون: 6316638-6366638 فیکس: 6305110
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن' لاہور
فون: 03-5869501

قیمت فی شمارہ: 5 روپے

سالانہ زرِ تعاون

اندرونِ ملک ...... 250 روپے

بیرون پاکستان

یورپ' ایشیا' افریقہ وغیرہ (1500 روپے)
امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا وغیرہ (2200 روپے)

☆.☆.☆

''ادارہ'' کا مضمون نگار کی رائے سے
متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ

راہ نما ایک بلا ہے......

بالآخر حکومت نے جنرل پرویز مشرف کو صدرِ مملکت اور چیف آف آرمی سٹاف کے دونوں اعلیٰ عہدے بیک وقت اپنے پاس رکھنے کا اختیار دینے کا بل قومی اسمبلی میں پیش کر دیا۔ اس بل کی باضابطہ منظوری کے لئے اسمبلی کے ایوان میں موجود ارکان کی سادہ اکثریت درکار ہوگی اور اس کے ''ایکٹ آف پارلیمنٹ'' کی شکل اختیار کرتے ہی جنرل پرویز مشرف 31 دسمبر 2004ء کے بعد دونوں عہدے بیک وقت اپنے پاس رکھنے کے قانونی طور پر مجاز ہوں گے۔ اس بل کی رُو سے آئین کی دفعہ 63 کی شق ا کے پیراگراف ڈی' اور کوئی بھی دوسرا رائج قانون یا کوئی عدالتی فیصلہ صدرِ مملکت کو دوسرا عہدہ بھی اپنے پاس رکھنے پر نااہل قرار نہیں دے سکے گا اور مجوزہ ایکٹ کا اطلاق اور فائدہ یا رعایت صرف موجودہ صدرِ مملکت (جنرل پرویز مشرف) تک محدود ہوگی۔

اعلیٰ فوجی اور اعلیٰ سول عہدوں کو اپنی ذات میں مرتکز کرنا ہی آمریت اور مطلق العنانی کہلاتا ہے جس کی روایت قیامِ پاکستان کے ساتھ ہی جنرلوں نے ڈال دی تھی۔ پاکستان کو قائم ہوئے ابھی چار سال ہوئے تھے' 1951ء میں پنجاب کے گورنر سردار عبدالرب نشتر اپنی خودنوشت میں لکھتے ہیں: ''میں سن رہا ہوں کہ ہمارے طالع آزما بعض جنرل سول حکومت پر قبضہ کرنے کی منصوبہ سازی کر رہے ہیں۔ ایسا ہوا تو یہ پاکستان کی بہت بڑی بدنصیبی ہوگی''۔ چنانچہ ابتداء ہی میں تیسرے' علیل اور بدمزاج' گورنر جنرل ملک غلام محمد کے ہر اقدام کی پشت پر کمانڈر انچیف جنرل ایوب خان اور وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا کام کرتے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین کو برطرف کرنے کا فیصلہ ہوا اور آئین سازی کو کالعدم قرار دیا گیا۔ محمد علی بوگرا کو امریکا سے لا کر وزیر اعظم مقرر کیا گیا۔ سکندر مرزا کو پہلا صدرِ مملکت بنایا گیا۔ (1956ء)۔ چودھری محمد علی' حسین شہید سہروردی' آئی آئی چندریگر' ملک فیروز خان نون' جیسے نیک نیت اور مخلص سیاسی رہنماؤں کی حکومتوں کو' جن پر آج تک ایک پائی کی بھی بدعنوانی کا الزام عائد نہیں کیا جا سکا' دو دو چار چار مہینوں کے بعد معزول کیا جاتا رہا' یہاں تک کہ پہلا مارشل لاء نافذ کر کے پاکستان کی تحریک و قیام کے مقاصد ہی کو ''الٹی گنتی'' کی طرف لڑھکا دیا گیا۔ 20 دن کے بعد 27 اکتوبر 1958ء کو جنرل ایوب خان نے شطرنج کی بساط سے آخری مہرے سکندر مرزا کو بھی شہ مات سے ہٹا کر' آئندہ دس سال کی مطلق العنانی کے لئے راستہ ہموار کر لیا۔ آج کی طرح انہوں نے بھی دوسرے درجے کے سیاست دانوں کو اپنا ہم نوا بنایا۔ جنرل ایوب خان نے دونوں عہدوں کو اپنی ذات میں مرتکز کرنے کی جو روایت ڈالی تھی' اُس پر جنرل یحییٰ خان' جنرل ضیاء الحق اور جنرل پرویز مشرف نے سختی سے عمل کیا۔ بلکہ جنرل پرویز مشرف نے تو ان تینوں جنرلوں سے آگے بڑھ کر اپنے اقدام کو بڑی ہوشیاری اور حکمت عملی سے' پارلیمنٹ سے قانون کی شکل دلوانے کی جرأت کی ہے۔ اپنے اصل ہدف تک پہنچنے کے لئے انہوں نے پہلے متحدہ مجلس عمل کے تعاون سے سترہویں ترمیم منظور کرائی۔ قوم سے تشریاتی تقریر میں پکا وعدہ کیا کہ وہ 31 دسمبر 2004ء تک وردی اتار دیں گے یعنی چیف آف آرمی سٹاف کا عہدہ چھوڑ دیں گے۔ پھر میر ظفر اللہ جمالی کو استعمال کرنے کے بعد چودھری شجاعت حسین کی مختصر اور عبوری وزارتِ عظمیٰ کے راستے امریکا نواز جناب شوکت عزیز کو وزیر اعظم نامزد کرنے کے بعد اُنہیں دو حلقوں سے منتخب کرایا گیا۔ یہ انتظام پکا کر لینے کے بعد چیدہ چیدہ آوازیں بلند کرائی گئیں کہ موجودہ حالات میں جنرل پرویز مشرف کا دونوں عہدوں پر قائم و دائم رہنا ضروری ہے' ورنہ (خدانخواستہ) ملک ہی ختم ہو جائے گا۔ پھر پوری حکومت کو ہی اپنا ہم نوا بنا لیا گیا۔

موجود بل کے ''ایکٹ آف پارلیمنٹ'' بن جانے کے باوجود کیا عجب کہ جنرل پرویز مشرف ''ملک کے بہترین مفاد'' میں 31 دسمبر سے پہلے وردی اتارنے کا فیصلہ کر لیں۔ اگر وہ اس دانائی اور عالی ظرفی کا مظاہرہ بھی کر دیں' تو برسر اقتدار پارٹی کے ارکانِ اسمبلی کے ماتھے پر سے رسوائی کا یہ داغ کبھی نہ مٹایا جا سکے گا کہ انہوں نے عوام کے ساتھ فریب کیا اور اُن کے اقتدارِ اعلیٰ کی توہین کی۔ بل کے مقاصد میں ''موجودہ داخلی اور عالمی حالات میں قومی مفادات کا تحفظ اور دفاع بالخصوص دہشت گردی اور تخریب کاری سے نمٹنا اور ملکی سالمیت اور یک جہتی کو برقرار رکھ کر عوام کی خوش حالی اور ترقی کی خاطر' جاری اقتصادی پالیسیوں کے تسلسل کو فراہم کرنا اور جمہوریت کو مستحکم کرنے کے لئے صدرِ مملکت کا دونوں عہدے بیک وقت اپنے پاس رکھنا'' لازمی ضرورت قرار دیا گیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ موجودہ داخلی اور عالمی حالات' دورانِ ملک انتہائی بدامنی' تخریب کاری' دہشت گردی' تشویش ناک حالات کس نے پیدا کئے؟ کیا یہ جنرل پرویز مشرف کے مسلسل پانچ سالہ عہد کی غیر مقبول پالیسیوں کا نتیجہ نہیں؟ کیا احوال کی درستی ایک شخص کی ذات میں تمام قوت و اقتدار کو مرتکز کرنے ہی سے ممکن ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ جنرل ایوب خان سے لے کر جنرل پرویز مشرف تک' ایک ہی شخص کی ذات میں دونوں عہدوں کی ساری طاقت مرتکز کرنے ہی سے (باقی صفحہ 6 پر)

ایران

❁ بھارت کے اخبار روزنامہ ''منصف'' نے اپنی ایک خصوصی رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ بش انتظامیہ کی جانب سے عالم اسلام کے خلاف ایک اور محاذ کھولنے کی تیاریاں آخری مرحلے میں داخل ہو چکی ہیں اور اگر یہ جنگ چھڑتی ہے تو یہ طے ہے کہ وہ عراق کی جنگ سے کہیں زیادہ تباہ کن اور ہولناک ثابت ہوگی۔ اب کی بار ایران نشانہ بننے والا ہے۔ ایران پر حملہ کرنے کی ذمہ داری امریکا نے اسرائیل کو سونپ دی ہے' جس کا بہانہ یہ ہے کہ ایران ایٹمی ہتھیار تیار کر رہا ہے' جس سے اسرائیل اور پورے مشرق وسطیٰ میں امریکی مفادات کو سنگین خطرہ ہے۔ دوسری جانب ایران نے امریکی اور اسرائیلی جیسی بڑی فوجی طاقتوں کی جانب سے حملے کی صورت میں بھرپور دفاعی حکمت عملی تیار کر لی ہے اور اس مقصد کے لئے ''غیر واضح جنگ'' کا نظریہ پیش کیا گیا ہے' جس کے تحت جنگ کے دوران اُن محاذوں پر توجہ دی جائے گی جن میں ایران کی مسلح افواج کو برتری حاصل ہے۔ اس نظریے کے تحت 12 ستمبر سے 18 ستمبر تک ایران میں فوجی مشقیں کی گئی ہیں۔

فلسطین

❁ فلسطین کے علاقے غزہ سے اسرائیلی آپریشن بند کرانے کے لئے عرب ممالک کی جانب سے سلامتی کونسل میں 6 اکتوبر کو ایک قرارداد پیش کی گئی جسے امریکا نے ویٹو کر دیا۔ یہ قرارداد سلامتی کونسل کے واحد عرب رکن الجیریا نے پیش کی تھی اور دیگر عرب ممالک نے اس کی تائید کی تھی۔ عرب ممالک نے مشترکہ طور پر اقوام متحدہ پر زور دیا تھا کہ وہ سلامتی کونسل کا اجلاس بلا کر اس قرارداد پر رائے شماری کرا کر اسرائیلی جارحیت فوراً بند کرائے۔ قرارداد کے حق میں 11 ووٹ آئے' جبکہ برطانیہ' جرمنی اور رومانیہ نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ امریکا واحد ملک تھا جس نے قرارداد کی مخالفت کی اور اسے ویٹو کر دیا۔ اقوام متحدہ میں امریکی سفیر نے کہا کہ عرب ممالک کی طرف سے پیش کی گئی قرارداد کا مقصد صرف اسرائیل کو ملزم قرار دینا ہے' جبکہ مشرق وسطیٰ میں دہشت گردوں کو چھوٹ دینا ہے' اس لئے ہم اس قرارداد کو آگے نہیں بڑھنے دیں گے۔ عرب ممالک نے قرارداد کی حمایت کرنے والے ممالک کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اخلاقی طور پر یہ قرارداد پاس ہو چکی ہے' کیونکہ قرارداد پاس ہونے کے لئے مطلوبہ ارکان سے زیادہ ممالک نے اس کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ انہوں نے امریکا کی طرف سے قرارداد کو ویٹو کرنے پر افسوس کا اظہار کیا اور اسے فلسطینیوں اور انصاف کے لئے المیہ قرار دیا۔

''عرب لیگ'' نے امریکی ویٹو پر شدید ردِ عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیلی جارحیت کے خلاف قرارداد کو ویٹو کرنا ہماری توہین ہے۔ اب عرب امریکا پر زیادہ انحصار نہیں کر سکتے۔ ہر وہ اقدام جس سے عربوں کے حق میں بہتری آ سکتی ہے اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اس میں دلچسپی لے رہی ہے اس کو امریکا ٹھکرا دیتا ہے۔

افغانستان

افغانستان میں 9 اکتوبر کو ہونے والے انتخابات کا نتیجہ 13 اکتوبر تک شائع نہیں کیا گیا۔ حزبِ اختلاف کی جماعتوں نے حکومتی دھاندلی کے خلاف الیکشن کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔ امریکا افغانستان کے موجودہ صدر حامد کرزئی کی ظاہری اور خفیہ امداد کر رہا تھا۔ حامد کرزئی کے حریف' جنگجو لیڈر رشید دوستم نے الیکشن کی مہم کے دوران پاکستان پر بار بار الزام عائد کیا تھا کہ وہ حامد کرزئی کی حمایت کر رہا ہے۔ امریکی اخبارات کے نامہ نگاروں نے اپنی رپورٹوں میں حامد کرزئی کے خلاف اظہار خیال کیا اور لکھا کہ حامد کرزئی امریکی و برطانوی مفادات کا تحفظ نہیں کر سکا اور افغانستان کی تعمیر نو کے سلسلے میں مغربی توقعات پر پورا نہیں اتر سکا۔ امریکا کے بڑے اخبارات نے حامد کرزئی کی حیثیت کو غیر اہم قرار دیتے ہوئے قوت کا اصل سرچشمہ افغان نژاد امریکی زلمے خلیل زادہ کو قرار دیا۔

12 اکتوبر کو افغانستان کے الیکشن کمیشن نے صدارتی الیکشن میں بے قاعدگیوں کی تحقیقات کرانے کا اعلان کیا۔ کابل کے نواح میں قصر دارالامان میں قائم فوجی چھاؤنی میں افغانستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ پاکستان اور ایران سے آنے والے بیلٹ پیپرز کی گنتی کے لئے مرکز قائم کیا گیا ہے۔ فوجی ٹرکوں پر کابل کے اطراف سے بیلٹ بکس آنا شروع ہو گئے ہیں۔ قصر دارالامان غازی امان اللہ کا محل تھا' جو اب کھنڈر بن چکا ہے' اور اس کے عقب میں واقع سویت یونین کا فوجی اڈہ جنگی طیاروں' ہیلی کاپٹروں' ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کے قبرستان کا منظر پیش کرتا ہے۔ قصر دارالامان میں آٹھ کاؤنٹر بیلٹ پیپرز کی گنتی کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ ایک کاؤنٹر پاکستان' اور ایک کاؤنٹر ایران میں ڈالے جانے والے افغان مہاجرین کے ووٹوں کی گنتی کے لئے استعمال ہوگا' جبکہ باقی چھ کاؤنٹر افغانستان کے مختلف علاقوں سے موصول ہونے والے ووٹوں کی گنتی کے لئے استعمال ہوں گے۔ پاکستان اور ایران سے آنے والے بیلٹ باکس ہیلی کاپٹروں کے ذریعے لائے جائیں گے جو توقع ہے کہ تیرہ یا چودہ اکتوبر تک کابل پہنچ جائیں گے۔ بعض علاقوں سے بیلٹ باکس لانے کے لئے گدھوں اور گھوڑوں کو بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ اُدھر افغانستان میں سفارت کار انتخابات کو حزبِ اختلاف کی جانب سے کالعدم قرار دینے کا مطالبہ ختم کرانے کی کوشش کر رہے ہیں' اس کوشش کے سلسلے میں سفارت کار اُن تمام امیدواروں سے ملاقات کر رہے ہیں جو نئے سرے سے الیکشن کرانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے ملنے والی اطلاعات میں کہا گیا تھا کہ انتخابات میں حصہ لینے والے کچھ امیدوار انتخابی نتائج کا بائیکاٹ ختم کرنے پر تیار ہو گئے ہیں اور اب اُن کا مطالبہ ہے کہ شکایات کی تحقیقات کرائی جائیں۔

پاکستان

❁ اکتوبر کا مہینہ پاکستان میں سخت بدامنی' بدانتظامی اور دہشت گردی کا مہینہ ثابت ہوا۔ یکم اکتوبر کو سیالکوٹ میں مہاراجہ روڈ پر مرکزی امام بارگاہ مستری عبداللہ کی مسجد زینبیہ میں خطبۂ جمعہ کے دوران خودکش دھماکے کے نتیجے میں کم از کم 30 نمازی شہید اور 80 زخمی ہو گئے۔

7 اکتوبر کو ملتان کے چوک رشید آباد میں کار بم کے ایک خوفناک دھماکے میں 43 افراد شہید اور 150 زخمی ہو گئے۔ دہشت گردی کی یہ خوفناک واردات صبح ساڑھے چار بجے کے قریب اس وقت ہوئی جب کالعدم ''سپاہِ صحابہ'' کے سربراہ مولانا اعظم طارق کی برسی پر منعقد ہونے والے جلسے کے بعد لوگ اپنے گھروں کو واپس جا رہے تھے کہ جلسہ گاہ سے کچھ فاصلے پر کھڑی ایک سفید رنگ کی آلٹو سوزوکی کار میں ریموٹ کنٹرول کے ذریعے بم دھماکا کیا گیا۔

9 اکتوبر کو کراچی میں عالمی تحفظ ختم نبوت کے ناظم اور ممتاز عالم دین مفتی محمد جمیل اور مولانا منیر تونسوی ڈرائیور سمیت نامعلوم افراد کی فائرنگ سے شہید ہو گئے۔

9 اکتوبر ہی کو ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں گومل زام ڈیم پر کام کرنے والے دو چینی انجینئروں کو آٹھ سیکورٹی اہلکاروں سمیت اس وقت اغوا کر لیا گیا جب وہ اپنے رہائشی کیمپ سے گاڑیوں پر ڈیم جا رہے تھے۔ حکومت کے ایماء پر محسود قبائل کے جرگے نے چینی انجینئروں کی رہائی کے لئے مذاکرات کئے' جو ناکام رہے۔ حکومت نے ان کو دونوں انجینئروں کی رہائی کے بدلے محفوظ راستے کی پیش کش کر دی۔ محسود قبائل کے جرگے نے اغوا کاروں کے سرپرست عبداللہ محسود سے انتقام لینے کا اعلان کیا ہے۔ حکومت کے ترجمان شوکت سلطان نے کہا ہے کہ نقصان کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے' جبکہ حکومت چین نے کہا ہے کہ انجینئروں کی سلامتی کو اولیت دی جائے۔

10 اکتوبر کو لاہور میں' اندرونی موچی گیٹ میں مسجد کشمیریاں محلہ شیعاں میں خودکش بم حملے میں تین افراد شہید اور کئی زخمی ہو گئے' حملہ آور بھی اپنے ہی بم سے ہلاک ہو گیا۔

ان تمام اندوہ ناک واقعات کی تفتیش اور تحقیقات جاری ہیں۔ اب تک کسی بھی معاملے میں پیش رفت نہیں ہوئی۔

عالم انسانیت پر دجالی فتنے کا آخری حملہ

اور دفاعِ اسلام کا آخری قلعہ

اور اس کے ضمن میں خواتین کا مجاہدانہ کردار

مسجد دارالسلام باغ جناح' لاہور میں بانیٔ تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے 24 ستمبر 2004ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

5 ستمبر کو میں نے اسلام میں پردے کے احکام اور UNO کا سوشل انجینئرنگ پروگرام کے عنوان پر ڈھائی گھنٹے سے زیادہ وقت پر مشتمل ایوانِ اقبال میں تقریر کی۔ وہاں کچھ اہم باتیں بیان کرنے سے رہ گئیں۔ آج میں چاہتا ہوں کہ اس کمی کو یہاں پورا کر کے بات مکمل کروں چنانچہ آج کی گفتگو کا عنوان ہے: ''عالم انسانیت پر دجالی فتنے کا آخری حملہ اور دفاع اسلام کا آخری قلعہ اور اس کے ضمن میں خواتین کا مجاہدانہ کردار''۔

دجل کا معنی ہے فریب۔ سب سے بڑا دجال تو یہ دنیا ہے جو آخرت سے غافل کر دیتی ہے اور ہم بدن کے تقاضے پورے کرنے میں اس قدر منہمک ہو جاتے ہیں کہ روح کو بالکل فراموش کر دیتے ہیں۔ سورۃ الکہف کا پہلا اور آخری رکوع اس ضمن میں بہت اہم ہیں۔ پہلے رکوع میں بتایا کہ ہم نے اس زمین میں زینت و آزمائش تمہارے امتحان لینے کے لئے بنائی ہے کہ دیکھیں تم اس کے حسن کے دیوانے ہو جاتے ہو یا ہماری طرف بھی توجہ کرتے ہو اور آخری رکوع میں بتایا کہ سب سے خسارے میں وہ لوگ ہیں جن کی ساری بھاگ دوڑ صرف دنیا کی زندگی میں گم ہو کر رہ گئی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم تو بہت کامیاب جا رہے ہیں۔

حدیث میں کچھ اشخاص کو بھی دجال کہا گیا ہے۔ جیسے ثلاثون دجالون کذابون میری امت میں تیس دجال اٹھیں گے جن میں ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں آخری نبی ہوں۔ ایسے دجال خود حضور ﷺ کی زندگی میں اور پھر خلافت راشدہ کے دور میں پیدا ہوئے اور پھر مسلسل چلے آ رہے ہیں۔ اس دور میں بہاء اللہ ایرانی اور غلام احمد قادیانی ہوئے' ان کو بھی پیروکار مل گئے۔ ایک دجال اکبر ہے جس کی خبر ہر نبی نے دی۔ وہ دجال تو جب ظاہر ہوگا ہوگا۔ مگر دجالی فتنے کا آغاز تو دو تین صدیوں سے ہو چکا ہے اس وقت دجال یہودیوں کے روپ میں ہے۔ یہودی بھی حسد کی آگ میں جل رہے ہیں کہ بنی اسماعیل میں نبی کیوں آ گیا جس طرح ابلیس حسد کی بھٹی میں جل گیا کہ آدم کو مجھ پر فضیلت کیوں دی گئی ہے۔ ابلیس کے ایجنٹ مسلمانوں میں موجود ہیں مثلاً سلمان رشدی' تسلیمہ نسرین۔

جدید سائنسی ترقی نے وہ تمام عجوبے ممکن کر دیئے ہیں جو دجالیت کی علامت ہیں' مذہب انسان کا انفرادی معاملہ ہے' سیاست' قوانین' عدالت الگ' عبادت الگ' معاشی نظام پر سود کی مکمل گرفت اور خاندانی نظام میں شرم و حیا کا خاتمہ۔ یہ سب کچھ اب ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ مرد کو مرد کے ساتھ اور عورت کو عورت کے ساتھ شادی کی اجازت۔ عصمت فروشی باعزت پیشہ ہے۔ ایسی عورت Sex Wroker ہے اور اس سے بہت آگے تک۔ یہ سارا کچھ یورپ اور مغرب میں ہو رہا ہے اب اس آزادی کے اثرات پوری دنیا میں پھیل رہے ہیں۔

حدیث میں ہے دجال عورتوں کو گھروں سے نکال دے گا۔ چنانچہ عورتیں بے حیائی کی آخری حدود کو چھو رہی ہیں پاکستان جیسے مسلم ملک میں عورتوں کو ہر سطح پر 33% نمائندگی دی جا رہی ہے جو کسی دوسرے مسلم یا غیر مسلم ملک میں نہیں ہے۔ ترکی یورپی یونین میں شامل ہونے کے لئے منتیں کر رہا تھا۔ اسلامی جماعت والے برسر اقتدار آ گئے' خوشیاں منائی گئیں مگر اُس کا حال یہ ہے کہ قانون کو یورپ کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لئے دو سو اٹھارہ ترامیم کر دی گئی ہیں۔ حتیٰ کہ زنا بھی قابل سزا جرم نہیں رہا۔ یہ وہ ترکی ہے جو 1924ء میں خلافت اسلامیہ کا مرکز تھا۔

ہمارا اپنا یہ حال ہے کہ ہمارے حکمرانوں کا آئیڈیل بھی اتاترک ہے۔ یہاں تعلیمی نظام آغا خان یونیورسٹی کے سپرد کیا جا رہا ہے۔ جو نویں سے گیارہویں جماعت کے طالب علموں کو سر عام بے حیائی پر مشتمل سوالنامہ دے کر ان سے جواب لیں گے۔ یہ سارے سوال اس قدر عریاں ہیں کہ یہاں نقل نہیں ہو سکتے۔ جدید یورپی سوسائٹی سے یہ خبر بھی اخبار میں چھپی ہے کہ ماں نے بیٹے سے زنا کیا اور کہا کہ پیدا ہونے والا تمہارا بھائی بھی ہوگا اور بیٹا بھی۔ استغفر اللہ۔ ہمارے ہاں حدود آرڈیننس کے خلاف جو مہم چل رہی ہے اس کے نتیجے میں اس طرح کی چیزیں سامنے آئیں گی۔

ہمارے مذہبی لوگ جو اسمبلی میں چلے گئے ہیں وہ بھی کہہ رہے ہیں کہ نظریاتی کام ہمارے پیش نظر نہیں ہم تو اقتدار حاصل کرنے کے لئے سیاست میں آئے ہیں۔ لہٰذا حکومت کے غیر اسلامی اقدامات پر کوئی احتجاج نہیں ہو رہا۔ اس صورت حال میں عورت کو آگے آنا اور جہاد کرنا ہوگا۔ مخلوط معاشرت کے خلاف آواز اٹھانا ہوگی۔ عورت کو محرم کے بغیر حج پر جانے کی اجازت نہیں مگر کیا ہوائی جہاز میں ایئر ہوسٹس کا وجود جائز ہے؟

عورت کو پردے کا حکم قرآن میں ہے۔ جب ایک صحابیؓ سے اس کی تشریح پوچھی گئی تو انہوں نے ایک چادر لے کر اس کے اندر ملفوف ہو کر Demonstration دی۔ خود نقاب کا لفظ حدیث میں موجود ہے۔ عورت کا اپنے گھر میں بھی پردہ ہے۔ غیر محرم مرد بیٹھک میں بیٹھیں گے وہاں گھر کے مرد انہیں attend کریں گے۔ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی مردوں کے لئے کامل اسوۂ حسنہ تھی۔ عورت کے لئے تو نہیں لہٰذا عورتوں کے لئے ازواج مطہرات نمونہ ہیں۔ قرآن مجید میں نبی کی بیویوں کو کہا کہ تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو بلکہ تم نبی کی بیویاں ہو یعنی امت کی عورتوں کے لئے اسوۂ حسنہ۔ ان کو گھر کے اندر چین سے رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

مسلمانوں کے دور عروج میں گھروں کی تعمیر میں مردانہ حصہ الگ اور زنانہ حصہ الگ ہوتا تھا۔ ہمارا یہ انداز تعمیر اس لئے develop ہوا کہ اسلام میں پردے کا حکم تھا۔ قرآن حکیم میں عورت کے لئے محرم افراد کی فہرست دی ہوئی ہے جن سے اسے پردہ نہیں کرنا' باپ' بھائی وغیرہ (دیکھئے سورۂ احزاب) سورۂ نور کی آیت نمبر 31 میں پردہ

کی تفصیل ضرور پڑھئے۔

عورت کا ایک ستر ہے۔ مرد کا ستر ناف سے گھٹنے کے نیچے تک۔ مگر عورت اپنے محرم کے سامنے بھی پورے لباس کے ساتھ آئے گی کہ سر پر دوپٹہ ہو جس کا ایک سرا چھاتی پر ہو صرف چہرہ کی ٹکیہ ہاتھ اور پاؤں مستثنیٰ ہیں۔ مزید یہ کہ عورت لباس بھی موٹا پہنے جس کے اندر سے جسم نظر نہ آئے۔ پھر لباس چست اور تنگ بھی نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اللہ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں ہم نے دیکھا ہے کہ گھروں میں بڑی بوڑھیاں آٹھ دس سال کی بچیوں کو اوڑھنی کی عادت ڈال دیتی تھیں۔

اس ضمن میں ہمارے دانشوروں کی منافقت ملاحظہ ہو کہ ایک طرف تو وہ فرائڈ کو Father of modern Psychology مانتے ہیں اور وہ جنسی جذبے کو انسان کے اندر سب سے طاقتور جذبہ کہتا ہے اور دوسری طرف اس جذبے پر لگائی گئی پابندیوں کے خلاف بھی لکھتے ہیں۔ اسلام میں زنا کے بچاؤ کے لئے اس کی مبادیات سے بھی روکا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا آنکھوں کا بھی زنا ہے' کانوں کا بھی' عورت کی آواز سن کر لذت لینا بھی گناہ ہے۔ عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے۔

الغرض اس معاملے میں مسلمان عورت کو بہت اہم کردار ادا کرنا ہے۔ آج بھی بدو عورتوں کو دیکھیں وہ گھر سے باہر کام بھی کرتی ہیں مگر پورا جسم برقعے میں ہوتا ہے' ہاتھ میں دستانے' پیروں میں جرابیں پہنتی ہیں۔ مولانا ظفر علی خان نے مسلمان عورت کو مخاطب کر کے کہا تھا:

تہذیب نو کے منہ پر وہ تھپڑ رسید کر
جو اس حرام زادی کا حلیہ بگاڑ دے

اور یہ کام عورتیں ہی کر سکتی ہیں۔ خود شرعی پردہ اختیار کر کے باہر نکلیں اور دوسری عورتوں کو نمونہ پیش کریں۔ گھروں میں چہرہ ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ باقی جسم ڈھک کر رکھیں۔ عورت کو جو نظریں نیچی رکھنے کا حکم ہے وہ گھر کے اندر ہے باہر تو وہ نقاب کے اندر سے سامنے دیکھے تو پھر ہی چل سکے گی۔ گھر کے اندر بھائی بھی بہن کو نگاہ بھر کر نہ دیکھے۔

اس گندی تہذیب کی وجہ سے امریکہ میں ماہر نفسیات ڈاکٹروں کا بڑا کاروبار ہے جب ماں بیٹا' باپ بیٹی' بہن بھائی ملوث ہوتے ہیں تو ان کے اندر guilty conscience پیدا ہوتا ہے جو نفسیاتی امراض پیدا کرتا ہے۔ پھر انہیں ماہر نفسیات کے پاس جانا پڑتا ہے۔ کاش مسلمان خود اسلامی احکام پر عمل پیرا ہوں۔ ❁

(مرتب: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ)

پریس ریلیز — .2004 :F 1

آخرت میں ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا

جو قوم عہد کی پاسداری اور اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی صحیح طور پر کرتی ہے وہی اس دنیا میں ترقی کر سکتی ہے۔ انہی صفات کو ترک کرنے کے باعث آج ہم اجتماعی زندگی میں گوناگوں مسائل کا شکار ہیں' جبکہ مغربی اقوام کی ترقی کا راز انہی خصائص میں پنہاں ہے۔ یہ بات ناظم دعوت تنظیم اسلامی چوہدری رحمت اللہ بٹر نے جامع مسجد دارالسلام باغ جناح میں خطاب جمعہ کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ آخرت میں ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا' جبکہ ایسے شخص کے ایمان ہی کی نفی کر دی گئی جو امانت یعنی ذمہ داری پوری کرنے والا نہ ہو اور اس شخص کا کوئی دین نہیں جو عہد پورا نہ کرے۔ چوہدری رحمت اللہ بٹر نے کہا کہ قومی زندگی کا نظام چلانے کے لئے کچھ لوگوں کو ذمہ داریاں دینی پڑتی ہیں اور اجتماعی معاملات چلانے کے لئے قدم قدم پر معاہدوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر کوئی قوم اپنی ذمہ داریوں یا معاہدوں کی پاسداری نہ کرے تو قومی زندگی تعطل کا شکار ہو کر رہ جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بحیثیت انسان ہم سب نے اللہ سے بھی عالم ارواح میں ''عہد الست'' کر رکھا ہے جبکہ ایک مسلمان دائرہ اسلام میں داخل ہو کر دینی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا عہد کرتا ہے۔ اپنے رب سے کئے گئے انہی وعدوں اور جھوٹ بولنے کو نفاق کی نشانیاں بتایا ہے۔ لہٰذا ہمیں انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ان اخلاقی برائیوں سے بچنے کی ہر ممکن سعی کرنی چاہئے۔

(جاری کردہ: شعبہ نشر و اشاعت' تنظیم اسلامی)

پریس ریلیز — .2004 F 2

خودکش بم دھماکے

سیالکوٹ مسجد میں خودکش بم دھماکوں جیسے واقعات موجودہ حکمرانوں کی ماضی کی غلط پالیسیوں اور فیصلوں کا شاخسانہ ہیں۔ یہ بات امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ ''سب سے پہلے پاکستان'' کا نعرہ لگانے والے یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ پاکستانی عوام اس ملک کا حصہ ہیں اور ان کے جان و مال کی حفاظت حکومت کی اولین ذمہ داری ہے۔ اگر کوئی اس فرض سے غافل ہو کر غیروں کی کاسہ لیسی کو ملک کی خدمت سمجھتا ہے تو وہ غلطی پر ہے' جس کا ثبوت ملک میں بڑھتی ہوئی بدامنی اور جرائم کی کثرت ہے۔ سب سے پہلے پاکستان کا مطلب تو یہ ہونا چاہئے کہ ملک مضبوط ہو' عوام محفوظ اور خوشحال ہوں' جس کے لئے ہمیں اپنی نظریاتی اساس کو مستحکم کرنے یعنی نفاذ اسلام کی طرف پیش رفت کرنی چاہئے۔ لیکن افسوس کہ اس طرف توجہ نہ دینے کے باعث ''ہنوز دلی دور است'' کے مصداق ملک اپنی حقیقی منزل سے دور ہوتا جا رہا ہے۔

(جاری کردہ: شعبہ نشر و اشاعت' تنظیم اسلامی)

بقیہ: اداریہ

پاکستان کو اسلامی مملکت بنانے کا وہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا جو اسلامیانِ برعظیم نے دیکھا تھا۔ موجودہ بل کے آنے سے یہ منزل اور بھی دور ہو گئی ہے۔ دو دو عہدے رکھنے کے لئے دو دو زبانیں بولنے کی منافقت وہ بنیادی مرض ہے جس کی نشاندہی جنرل ایوب خان کے مارشل لاء نافذ ہونے پر سید عابد علی عابد نے اپنے اس شعر میں کی تھی:

راہ نما ایک بلا ہے' مجھے معلوم نہ تھا — یہی مارِ دوزباں' میرا لہو چاٹ گیا

یہ تھا تصویر کا ایک رُخ۔ دوسرا اور اصل رُخ وہ ہے کہ جس کی طرف تفصیل کے ساتھ گزشتہ ندائے خلافت کے انہی صفحات میں اشارہ کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا یہ سمجھنا کہ محض وردی کے اترنے سے ملک و ملت کو درپیش تمام مسائل حل ہو جائیں گے اور پاکستان ایک فلاحی جمہوری اسلامی ریاست کی شکل اختیار کر لے گا' خود فریبی کے سوا اور کچھ نہیں۔ اپنے قومی جرائم جن کی آج پوری قوم سزا بھگت رہی ہے' کا ازالہ کرنے کے لئے ہمیں بنیاد سے کام کرنا ہو گا اور جمہوریت کے ڈرامے سے کنارہ کش ہو کر نظامِ خلافت کے قیام کے لئے منہجِ نبویؐ کی روشنی میں لائحہ عمل مرتب کرنا ہو گا۔ (ادارہ)

یہ کون لوگ ہیں؟

ایوب بیگ مرزا

نائن الیون کے بعد جب امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا تو غیر جانبدار ماہرین نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ اس سے دہشت گردی میں اضافہ ہوگا۔

اب امریکہ کے صدر بش اور ان کے حلیف صدر مشرف وقفہ وقفہ سے یہ بیان جاری کر رہے ہیں کہ وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ جیت رہے ہیں لیکن ان بیانات کی سیاہی خشک ہونے سے پہلے عراق اور افغانستان سے کار بم دھماکوں اور خودکش حملوں کی اطلاعات موصول ہو جاتی ہیں۔ پاکستان کے مختلف شہروں کی مساجد اور امام بارگاہوں میں بھی ایک دن میں کئی کئی دھماکے ہونے لگے ہیں۔ یوں جب سے امریکہ دہشت گردی کے خلاف عالمی اتحاد بنا کر پوری قوت سے حملہ آور ہوا ہے دہشت گردی میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے یعنی عسکری ماہرین اور تجزیہ نگاروں کی رائے درست نکلی کہ قوت کے استعمال سے دہشت گردی ختم نہیں ہوگی بلکہ اس میں مزید اضافہ ہوگا جہاں تک عراق، افغانستان، چیچنیا اور کشمیر میں خون خرابہ کا تعلق ہے وہاں تو یہ تعین کرنے کی ضرورت ہے کہ حقیقت میں دہشت گردی کا مرتکب کون ہو رہا ہے؟ وہ لوگ جو اسلحہ اور ٹیکنالوجی کی بنیاد پر مقامی لوگوں کو آزادی کی نعمت سے محروم کر کے غلام بنانا چاہتے ہیں یا مقامی لوگ جو غلامی کا طوق گردن سے اتارنے اور آزادی کے حصول کے لئے سیاسی اور آئینی جدوجہد کو وقت کا ضیاع اور بے فائدہ سمجھتے ہوئے پرتشدد کارروائیاں کر رہے ہیں۔ بہر حال متحارب اور مقابل گروہوں میں بالکل واضح تقسیم ہے اور وہ سب کے سامنے ہیں۔

امریکہ اپنی طاقت کی بنیاد پر افغانیوں اور عراقیوں پر آتش و آہن کی بارش برسا رہا ہے اور وہ امریکیوں کو اپنے ملک سے نکال باہر کرنے کے لئے بارودی سرنگوں، کار بم دھماکوں اور خودکش حملوں پر انحصار کر رہے ہیں اسی طرح روس چیچنیا میں ظلم و بربریت کی انتہا کئے ہوئے ہے تاکہ وہاں کے لوگوں کا جذبہ حریت کچلا جا سکے اور چیچنیا کو آزاد کروانے کے لئے فوجیوں پر حملہ کرنے کے ساتھ ساتھ بچوں کے سکولوں پر قبضہ کر رہے ہیں جس سے یہ معصوم بھی خون سے نہا رہے ہیں اسی طرح کشمیر میں بھی کشمیری حریت پسند بھارتی فوج کے خلاف گوریلا جنگ لڑ رہے ہیں اور بھارت نے عوامی خواہشات کو کچلنے کے لئے سات لاکھ فوج متعین کی ہوئی ہے۔ جو اندھا دھند اپنی قوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کشمیر کی خوبصورت وادیوں کو خون سے رنگین کر رہی ہے۔

مختصراً یہ کہ عراق، افغانستان، چیچنیا اور کشمیر میں متحارب گروہ بھی واضح ہیں اور خون بہنے کی وجہ بھی سب کو معلوم ہے البتہ پاکستان کا معاملہ عجیب و غریب ہے پاکستان میں ہر روز دہشت گردی کے واقعات ہو رہے ہیں لیکن نہ متحارب گروپ واضح ہیں کہ کون کس کو قتل کر رہا ہے اور نہ ہی دہشت گردی کی کوئی خاص بنیاد موجود ہے۔ اگرچہ دہشت گردی کا ایک واقعہ اہل تشیع کی امام بارگاہ میں ہوتا ہے اور دوسرا واقعہ اہل سنت کی مسجد میں ہو جاتا ہے جس سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ سنی اور شیعہ ایک دوسرے کو مار رہے ہیں۔ اور یہ فرقہ وارانہ بنیادوں پر قتل و غارت ہو رہا ہے۔

یہ درست ہے کہ برصغیر میں شیعہ سنی کشیدگی کی طویل تاریخ ہے اور مختلف مواقع پر دونوں میں تصادم کی نوعیت بھی آئی پاکستان بننے کے کچھ عرصہ بعد اس کشیدگی میں مزید اضافہ ہو گیا لیکن آج سے تیس چالیس سال پہلے کے مناظر کو اپنی آنکھوں کے سامنے لائیں مساجد میں اہل تشیع کے خلاف تقاریر ہو رہی ہیں امام بارگاہوں میں فریق ثانی کو برا بھلا کہا جا رہا ہے عوامی سطح پر ایک دوسرے کو طعن کیا جا رہا ہے دونوں ایک دوسرے سے کھنچے ہوئے صاف دکھائی دے رہے ہیں اس سب کچھ کے باوجود دونوں کے مابین قتل و غارت کی نوبت شاذ ہی آتی تھی۔

پھر ایران میں شاہ کا تختہ الٹ دیا گیا ایران میں مذہبی جماعت کی حکومت قائم ہو گئی تو پاکستان میں بعض طاقتور ایجنسیوں نے خطرہ محسوس کیا کہ کہیں ایرانی انقلاب پاکستان میں بھی اپنے اثرات کا اظہار نہ کرے۔ پاکستان میں سپاہ صحابہ قائم ہوئی تحریک جعفریہ سے اس کا ٹاکرہ ہوا اور قتل و غارت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ عوامی سطح پر بھی دونوں فرقوں میں دوری اور بُعد موجود تھا۔ ان دونوں جماعتوں نے بم دھماکوں کی بجائے ٹارگٹ کلنگ کا سلسلہ شروع کیا اور یہ کشیدگی اس انتہا کو پہنچ گئی اور قتل و غارت بڑھتا چلا گیا پھر دونوں جماعتوں کو دو باتوں کا احساس ہوا ایک یہ کہ انہوں نے محسوس کر لیا کہ کوئی ہمیں استعمال کر رہا ہے اگر کوئی ایک واردات وہ کرتے ہیں تو دو ان کی طرف سے خود بخود ہو جاتی ہیں اور دوسری بات یہ ہوئی کہ وہ جنازے اٹھا اٹھا کر تھکاوٹ کا شکار ہونا شروع ہو گئے اور وارداتوں میں زبردست کمی واقع ہوئی۔

سپاہ صحابہ نے اپنی سمت تبدیل کی تو جنونی اور جوشیلے قسم کے لوگوں نے الگ ہو کر لشکر جھنگوی کے نام سے جماعت بنا لی اور شدت پسندوں کا ایک چھوٹا سا گروپ اس میں شامل ہو گیا۔ مخالف فریق نے اپنے شدت پسندوں کا ایک الگ گروپ سپاہ محمد کے نام سے قائم کر دیا یہ دونوں چھوٹے گروپ ایک دوسرے کے خلاف کچھ عرصہ کے لئے دہشت گردی کا ارتکاب کرتے رہے اب عوام ان سے تنگ آ چکے تھے اور وہ ان کارروائیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ مساجد میں بھی ایک دوسرے کے خلاف تقاریر کا سلسلہ قریباً ختم ہو گیا اور عوامی سطح پر بھی بُعد دور ہو گیا ایک عرصہ تک مکمل خاموشی چھائی رہی شدت پسندوں کی طرف سے بھی شاید ہی کوئی کارروائی ہوئی ہو۔

لشکر جھنگوی کا ریاض بسرا کچھ دیر تک معمہ بنا رہا پولیس اسے مارنے کا اعلان ہر دو تین ماہ بعد کرتی تھی اور بعد میں معلوم ہوتا تھا کہ وہ کوئی دوسرا شخص تھا بہر حال ایک دن وہ حقیقتاً پولیس مقابلے میں مارا گیا اور شیعہ سنی کے مابین قتل و غارت ماضی کا قصہ بن گیا۔ یہ ساری تفصیل بتانے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی تاکہ معلوم ہو سکے کہ دو فرقوں کے مابین قتل و غارت اور دہشت گردی صرف اسی وقت پنپ سکتی ہے جبکہ عوامی سطح پر ایک دوسرے کے خلاف شدید نفرت موجود ہو مسجدوں اور امام بارگاہوں میں عوام کو مشتعل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہو۔

راقم بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہے کہ دونوں فرقوں میں جتنی ہم آہنگی اور قربت اس وقت موجود ہے پہلے کبھی نہ تھی اور ایک دوسرے کے خلاف زبان کھولنے کے معاملے میں علماء اس وقت جتنی احتیاط برت رہے ہیں پہلے وہ کبھی اتنے محتاط نہ تھے اور ہر دہشت گردی کے واقعہ کے بعد شیعہ سنی یہ کہتے سنے گئے کہ کسی اور کی کارستانی ہے۔ پھر یہ کون لوگ ہیں جو باری باری مسجد اور امام بارگاہ میں قیامت خیز دھماکے کر کے انسانی جانوں سے کھیل رہے ہیں اور حکومت ان

تک رسائی حاصل کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہے۔ دہشت گردی کی ہر کارروائی کے بعد حکومت یہ رٹا رٹایا بیان جاری کر دیتی کہ وہ ملزموں کے خلاف گھیرا تنگ کر چکے ہیں اور انہیں عبرتناک سزا دی جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ امریکہ نے جب جھوٹے عذر تراش کر عراق پر حملہ کیا تو اسے یقین تھا کہ صدام کے مظالم سے تنگ آئے ہوئے شیعہ عوام اس کی راہوں میں پھول نچھاور کریں گے جب اس کی توقع کے خلاف اہل تشیع نے امریکہ کے خلاف اظہارِ نفرت کیا بلکہ ہتھیار اٹھا لئے تو پہلے اس نے بھرپور کوشش کی کہ وہ عراق میں شیعہ سنی مسئلہ کھڑا کر کے دونوں کو آپس میں لڑائے اس سلسلہ میں وہ مکمل طور پر ناکام ہوا یہ دونوں اگرچہ متحد نہ ہوئے لیکن الگ الگ امریکہ کے خلاف مزاحمت کر رہے ہیں۔

عراق میں غیر متوقع اور تشویش ناک صورت حال نے امریکہ کے پالیسی سازوں کو کنفیوز کر دیا ہے پھر انتخابات کی آمد آمد نے انہیں مجبور کیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح جلد نتائج حاصل کر لیں کبھی ایران کو رعایتیں دے کر عراق میں اس سے تعاون مانگا جا رہا ہے' کبھی ایران کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں' ایران پر حملہ کر کے عراق میں مداخلت کاروں کو روکنے کی سکیم بنائی جا رہی ہے یہودی لابی اب امریکہ کو مسئلہ کا یہی حل بتا رہی ہے کہ جب تک ایران کو تباہ و برباد نہیں کیا جاتا عراق میں مسلح مزاحمت ختم نہیں کی جا سکے گی۔

ایران پر حملہ کرنے کے لئے بھی پاکستان کی مدد درکار ہوگی لہٰذا ان دونوں ممالک میں کشیدگی پیدا کی جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ شیعہ سنی جھگڑا پیدا کیا جائے ایران کی اکثریت شیعہ ہے اور پاکستان میں اہلسنت کی اکثریت ہے۔ پاکستان میں تخریب کاری کے لئے امریکہ کو اس لئے بھی سہولت رہتی ہے کہ ازلی دشمن بھارت ہر وقت منتظر رہتا ہے کہ پاکستان کے خلاف کارروائی کے لئے اور اسے غیر مستحکم کرنے کے لئے کوئی موقعہ ہاتھ لگے۔ اسرائیل کو پاکستان سے ایٹم بم کی وجہ سے دشمنی ہے وہ اس موقع کی تلاش میں ہے کہ کسی طرح پاکستان کی ایٹمی صلاحیت ختم کر دی جائے پاکستان پر کاری ضرب لگانا اس ٹرائیکا کے زبردست مفاد میں ہے لہٰذا سی آئی اے' را اور موساد اندرون ملک پوری طرح متحرک ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اور بالکل درست سمجھتے ہیں کہ کھلم کھلا جنگ میں عین ممکن ہے پاکستان شکست دیکھ کر ایٹمی صلاحیت کا بھارت کے خلاف استعمال کرے اور بھارت کسی تباہی سے دوچار ہو جائے۔ چاہے وہ جزوی نوعیت کی کیوں نہ ہو لہٰذا یہ رسک نہیں لیا جا سکتا بلکہ شیعہ سنی کو لڑایا جا رہا ہے عوام اور وردی کو لڑایا جا رہا ہے اور اسامہ اور طالبان کا نام لے کر قبائلی علاقے میں آگ بھڑکائی جا رہی ہے جس میں فوجی جوان اور قبائلی دونوں بھسم ہو رہے ہیں۔ یہ شیعہ سنی فسادات نہیں ہیں بلکہ دشمن پاکستان کو شکست و ریخت سے دوچار کرنے کی سازش میں مصروف ہے۔ یہ ممکن ہے کہ وہ شدت پسند جو شیعہ سنی تنازعہ ٹھنڈا پڑنے سے مایوس ہو گئے تھے ان میں کچھ لوگ بیرونی دشمنوں کے ہاتھ لگ گئے یوں وہ انہیں استعمال کر رہے ہیں پھر یہ کہ پاکستان میں بھوک اور افلاس جس حد تک پہنچ چکی ہے عین ممکن ہے کہ کچھ لوگ پیٹ کے دوزخ کو بھرنے کے لئے ایسی انسان دشمن ظالمانہ کارروائیوں میں ملوث ہو گئے ہوں۔ بھوک ایک حد سے بڑھ جائے تو اخلاق انسانیت اور رحم یہ سب بے معنی الفاظ بن جاتے ہیں اور انسان درندے کی شکل اختیار کر لیتا ہے ایسے زندگی سے مایوس لوگ بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔

بہرحال ایک بات طے شدہ ہے وہ یہ کہ دہشت گردی کا G.H.Q ملک سے باہر ہے اور وہ پاکستان کو تباہ و برباد یا کم از کم مفلوج کر دینا چاہتا ہے۔ اور اس کا حل صرف یہ ہے کہ سر جوڑ کے بیٹھا جائے اور غور و فکر کیا جائے کہ ملک میں امن و امان کس طرح قائم ہو سکتا ہے اور استحکام کس طرح پیدا کیا جا سکتا ہے۔ یہ کام محض وعظ سے یا اتحاد بین المسلمین کی اپیل کرنے سے نہیں ہوگا۔ اس کے لئے پیچھے کی طرف لوٹنا ہوگا دیکھنا ہوگا کہ جب مسلمان سپر پاور تھے تو ان کے خصائص کیا تھے ان کا کردار کیسا تھا اور کس نے انہیں زمین و آسمان کی ہر شے کے لئے قابل رشک بنا دیا تھا؟

❁ ❁ ❁

دعائے صحت کی اپیل

چوہدری غلام محمد صاحب معتمد عمومی تنظیم اسلامی کا مورخہ 12 اکتوبر کو سر میں چوٹ آ جانے اور انجمادِ خون کے باعث آپریشن ہوا ہے۔ چوہدری صاحب میو ہسپتال کے ICU وارڈ میں ہیں اور ابھی تک ہوش میں نہیں آئے۔

رفقاء تنظیم اسلامی اور قارئین ندائے خلافت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی

النصر لیب

مستند اور تجربہ کار ڈاکٹروں کی زیر نگرانی ادارہ

ایک ہی چھت کے نیچے تمام اقسام کے معیاری لیبارٹری ٹیسٹ'

ایکسرے' ای سی جی اور الٹرا ساؤنڈ کی سہولیات

محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی نگاہ میں قابلِ اعتماد ادارہ

خصوصی پیکج خصوصی میڈیکل چیک اپ ☆ الٹرا ساؤنڈ ☆ ای سی جی ☆ ہارٹ ☆ ایکسرے ☆ چیسٹ ☆ لیور ☆ کڈنی ☆ جوڑوں سے متعلقہ متعدد ٹیسٹ /ہیپاٹائٹس بی اور سی ☆ بلڈ گروپ ☆ بلڈ شوگر ☆ مکمل بلڈ اور مکمل پیشاب ٹیسٹ صرف 1500 روپے میں کروائیں۔

ISO 9001:2000
QMS CERTIFIED CLINICAL LAB
BY MOODY INTERNATIONAL

تنظیم اسلامی کے رفقاء اور ندائے خلافت کے قارئین اپنا ڈسکاؤنٹ کارڈ لیبارٹری سے حاصل کریں۔

النصر لیب: 950۔ بی' مولانا شوکت علی روڈ' فیصل ٹاؤن (نزد راوی ریسٹورنٹ) لاہور

فون: 5162185-5163924 موبائل: 0300-8400944

E-mail: alnasar@brain.net.pk Website: www.alnasar.com.pk

ہمیں اپنی زندگیوں کو سنت رسولؐ اور سیرت صحابہؓ سے قریب تر کرنا ہوگا اور جیسے صحابہؓ نے اقامت دین کی جدوجہد میں اپنا سب کچھ لگا دیا
اسی طرح ہمیں بھی اس اعلیٰ مقصد کے لئے اپنا تن من دھن نثار کرنا ہوگا (امیر تنظیم اسلامی، حافظ عاکف سعید)

تنظیم اسلامی گزشتہ چار سو سالہ تجدیدی و احیائی تحریکوں کا تسلسل ہے۔ لہٰذا اب وہ وقت دور نہیں جب فریضہ اقامت دین کی ادائیگی
کے لئے تنظیم اسلامی کی طرف دعوت دینے کے مرحلے کا آغاز ہوگا (بانی تنظیم، ڈاکٹر اسرار احمد)

نیا جوش لے کر بڑھا وادیٔ شوق میں قافلہ

تنظیم اسلامی کے آل پاکستان اجتماع کی روداد

(منعقدہ 7 تا 9 اکتوبر 2004ء بمقام فردوسی فارم، دراجکے، سادھوکے)

فرقان دانش خان

تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع 7 تا 9 اکتوبر 2004ء (جمعرات تا ہفتہ) فردوسی فارم، دراجکے سادھوکی میں منعقد ہوا۔ اجتماع کا آغاز جمعرات 7 اکتوبر 2004ء نماز عصر سے ہوا۔ نماز کے بعد امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا:

میں سالانہ اجتماع کے موقع پر تمام رفقاء کو خوش آمدید کہتا ہوں اور تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ تنظیم کی کال پر اس اجتماع کے لئے تشریف لائے۔ ہمارے اکثر ساتھی دور دراز کا سفر کر کے یہاں پہنچے ہیں۔ بلاشبہ ہمارا یہ آنا اور ایثار جان و مال دین کی خاطر، اللہ کے کلمے کو سربلند کرنے کی خاطر ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے حدیث قدسی میں بڑی نوید آئی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی محبت واجب کر لی ان کے لئے جو ایک دوسرے سے میری خاطر محبت کرتے ہیں اور جو میری خاطر مل بیٹھتے ہیں، جو ایک دوسرے سے میری خاطر ملاقات کرتے ہیں، اور جو ایک دوسرے پر میری وجہ سے خرچ کرتے ہیں۔

چنانچہ ہم پر بھی اللہ کا شکر واجب ہے۔ سب سے پہلے تو اس بات پر کہ اس نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا، دوسرا یہ کہ ہمیں مسلمان گھرانے میں پیدا کیا۔ ہمیں مسلمان ہونے کا شعور بخشا ہے۔ ان سب نعمتوں پر اللہ کا شکر واجب ہے۔ مزید براں اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن و حدیث کے فکر سے بھی آگاہ کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ ہمارے قلب میں احساس تشکر ہو اور زبان پر کلمات شکر جاری ہوں۔ ان اجتماعات کا مقصد تحریکی فکر اور سبق کی یاد دہانی ہے۔ یہ گویا ریفریشر کورس ہوتے ہیں۔

ان اجتماعات کے باعث ہمیں اپنے ہم مقصد ساتھیوں سے ملاقات اور تعارف کا موقع ملتا ہے، حوصلہ پیدا ہوتا ہے کہ میں اس سفر میں اکیلا نہیں ہوں۔ ایسے اجتماعات سے فکری قبلہ درست ہوتا ہے۔ اک ولولۂ تازہ اور جذبۂ عمل پیدا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے اللہ کے کلمہ کو سربلند کرنا ہماری زندگی کا مقصد ہونا چاہئے۔ اس کے لئے ہمیں اپنی زندگیوں کو سنت رسولؐ اور سیرت صحابہؓ سے قریب تر کرنا ہوگا اور جیسے صحابہؓ نے اقامت دین کی جدوجہد میں اپنا سب کچھ لگا دیا اسی طرح ہمیں بھی اس اعلیٰ مقصد کے لئے اپنا تن من دھن نثار کرنا ہوگا۔

اس کے بعد ناظم اجتماع جناب مرزا ایوب بیگ نے شرکاء اجتماع کو عمومی ہدایات دیں۔ پھر مرکزی ناظمین کے تعارف کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے ناظم اعلیٰ اظہر بختیار خلجی نے اپنا اور تنظیم کا مختصر تعارف کرایا۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت قافلہ تنظیم میں 2670 رفقاء ہیں۔ تنظیم ملکی سطح پر 12 حلقہ جات میں منقسم ہے، 43 مقامی تنظیم ہیں، 173 اسرہ جات ہیں، 48 منفرد اسرہ جات ہیں، 2217 رفقاء نظم کے تحت ہیں باقی منفرد رفقاء ہیں۔ 900

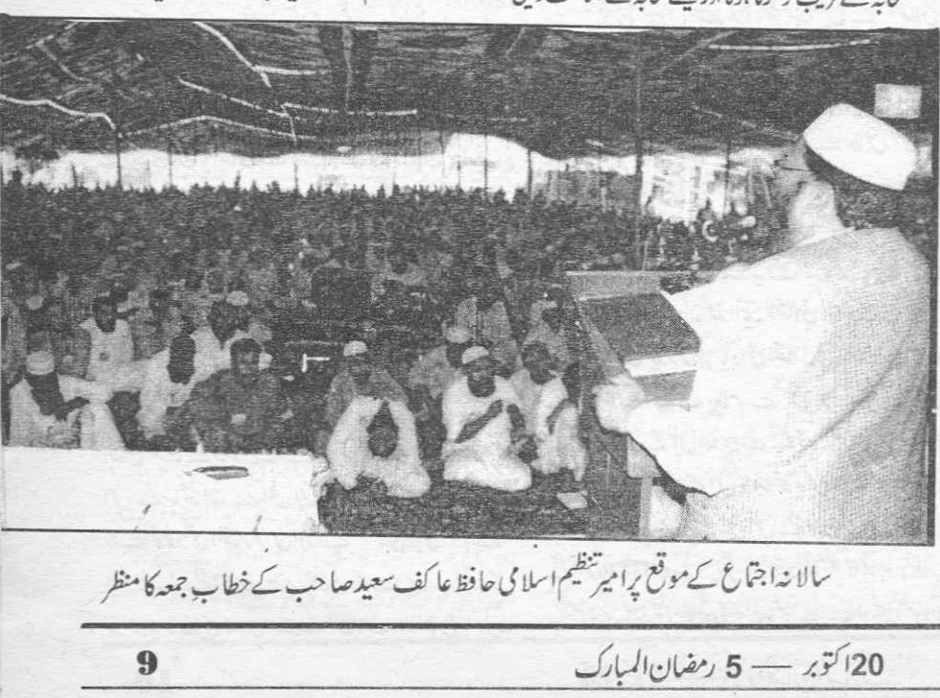

سالانہ اجتماع کے موقع پر امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید صاحب کے خطاب جمعہ کا منظر

ملتزم رفقاء جبکہ باقی مبتدی ہیں۔ اس کے بعد چوہدری غلام محمد‘ معتمد عمومی نے اپنا تعارف کرایا۔ اس دوران نماز مغرب ادا کی گئی۔

نماز مغرب کے بعد ڈاکٹر طاہر خان خاکوانی نے ’’رحمت الٰہی کے حصول کے لوازم‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا‘ انہوں نے کہا کہ ہم تو اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں۔ لیکن کیا اللہ کی نظر میں بھی ہم اس کی رحمت کے سزاوار ہیں اور کیا ہم نے رحمت الٰہی کے حصول کے تقاضے پورے کئے ہیں؟ یہ دراصل دوطرفہ عمل ہے کہ ایک جانب ہم اللہ کی رحمت کے امیدوار ہوں اور دوسری طرف اس کے تقاضے پورے کر کے اس کے حصول کی کوشش بھی کریں۔

جناب حافظ خالد شفیع نے ’’اجتماعیت میں ایثار کی اہمیت وضرورت‘‘ کے موضوع پر گفتگو کی۔ انہوں نے کہا اسلام ایک مکمل نظام زندگی ہے جو زندگی کے ہر گوشے میں ہماری مکمل رہنمائی کرتا ہے۔ قرآن میں انفرادی و اجتماعی زندگی کے تمام پہلوؤں کے حوالے سے مکمل رہنمائی موجود ہے۔ اجتماعیت میں ایثار کی اہمیت وضرورت کو قرآن و حدیث میں بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’امت مسلمہ ایک جسم کی مانند ہے ایک حصے کو تکلیف پہنچے تو پورا جسم درد محسوس کرتا ہے۔‘‘ صحابہ کی زندگی ایثار وقربانی کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ قرآن مجید نے صحابہؓ بالخصوص انصار کا یہی وصف خصوصیت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ وہ اپنی ضرورتوں کو دوسروں کی ضرورتوں پر قربان کر دیتے تھے۔ وہ اپنی جانوں پر دوسروں کی جان کو ترجیح دیتے تھے‘ جماعتی زندگی میں قدم قدم پر ایثار کے مواقع ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں اللہ کی خوشنودی کے حصول کے لئے ایثار میں آگے سے آگے بڑھنا چاہئے۔

اس کے بعد مختار احمد خان‘ مرکزی ناظم بیت المال‘ چوہدری رحمت اللہ بٹر مرکزی ناظم دعوت‘ ڈاکٹر عبدالخالق ناظم نشر و اشاعت‘ شاہد اسلم ناظم تربیت اور ڈاکٹر عبدالسمیع ناظم رابطہ برائے بیرون پاکستان‘ نے باری باری اپنا اپنا تعارف کرایا۔ مرکزی ناظمین کے بعد امراء و ناظمین حلقہ جات نے اپنا اور اپنے اپنے حلقہ جات کا مختصر تعارف کروایا۔ اجتماع کے پہلے دن کی یہ نشست نماز عشاء پر ختم ہوئی۔

8 اکتوبر بروز جمعہ نماز فجر صبح 5:10 بجے ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد بہاولنگر کے رفیق نثار احمد شفیق نے سورۃ التحریم کی تین آیات پر درسِ قرآن دیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی سنت ہے کہ ہدایت اسے ملتی ہے جو اس کا طالب ہو۔ اس کے ساتھ اللہ نے اہل ایمان کو حکم دیا کہ ہدایت کے راستے کو خود بھی اختیار کریں اور اپنے متعلقین کو بھی جہنم سے بچانے کے لئے اسی راستے پر چلنے کی دعوت دیں۔ ہدایت کا راستہ یہ ہے اپنی زندگی اللہ کے احکامات اور اتباع رسولؐ میں گزاری جائے۔ دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچانے کا اہتمام کیا ہے۔ لیکن افسوس آج اکثریت اس ذمہ داری سے بے بہرہ ہے۔ ہم نے کیبل‘ ڈش اور سودی نظام وغیرہ کے ذریعے خود اپنے اور اپنے متعلقین کے لئے جہنم کا انتظام کر رکھا ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو جہنم سے بچانے کی شعوری کوشش کریں گے تو اللہ کا وعدہ ہے کہ ایسے لوگوں کو جنت میں اکٹھا کر دے گا۔ درسِ قرآن کے بعد ناشتے کا وقفہ ہوا۔ صبح ساڑھے آٹھ بجے پروگرام کا دوبارہ آغاز ہوا۔ جناب منیر احمد امیر حلقہ بہاولنگر نے ’’انبیاء ورسل کا مقصد بعثت‘‘ کے موضوع پر خطاب فرماتے ہوئے کہا: ’’اللہ اس کائنات کا خالق و مالک ہے‘ جیسے پوری کائنات میں اس کا حکم جاری و ساری ہے۔ اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ انسان بھی اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرے۔ جو اس کی اطاعت نہیں کرتا وہ باغی وسرکش ہے۔ یہی بات سمجھانے کے لئے اللہ نے انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا۔ اس بات کو قرآن مجید میں یوں بیان کیا گیا: ’’ہم نے انبیاء ورسل کو عدل وقسط قائم کرنے کے لئے بھیجا‘‘۔ سب سے آخر میں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ کو خصوصی ذمہ داری یہ دی گئی کہ اس زمین پر عدل وقسط کے قیام کو آخری منزل سے ہم کنار کر دیں۔ نبی اکرم نے 23 سالہ جدوجہد کے بعد عرب میں اسلام کا نظامِ عدل اجتماعی مکمل طور پر قائم کر دیا۔ آپ ﷺ کی اس خصوصی حیثیت کی ایک شان ابھی ظاہر ہونا باقی ہے یعنی قیامت سے قبل کل روئے ارضی پر دین اسلام کا غلبہ۔ قرآن وحدیث سے واضح ہوتا ہے کہ یہ ہو کر رہے گا۔ اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس کام کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

نو بج کر دس منٹ پر ڈاکٹر عبدالسمیع نے ’’انقلابی جماعت کی اساس اور بیعت سمع وطاعت کے تقاضے‘‘ کے موضوع پر خطاب کا آغاز کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہر جماعت‘ ہر ادارے کی ایک بنیاد ہوتی ہے جس کے مطابق اس کی تنظیم یا اُٹھان ہوتی ہے۔ ایک انقلابی جماعت کا بنیادی مقصد تبدیلی لانا ہوتا ہے ایک ایسی تبدیلی جس کے لئے عوام تیار نہیں ہیں‘ بلکہ سرے سے یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ لہٰذا ایک انقلابی جماعت کی تشکیل کے لئے ایک لیڈر‘ رہبر یا داعی انقلابی پیغام لے کر اٹھتا ہے۔ جو لوگ اس کے پیغام سے متفق ہوتے ہیں وہ اس کے گرد جمع ہوتے ہیں اور بیعت کے ذریعے اس پر اعتماد کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم اس کا ساتھ دیں گے۔ بیعت کی ضرورت انقلابی جماعت میں اس لئے پیش آتی ہے کہ اس کے مقرر کردہ ذمہ داروں کی طاعت کا نظم قائم ہو سکے۔ تنظیم نام ہے ڈسپلن کا اور ڈسپلن نام ہے اپنے اولین نظم بالا کے ذمہ دار کی اطاعت کا۔ اگر کوئی اس کی اطاعت نہیں کرتا اور اس سے اوپر والوں سے تعلقات بہتر رکھتا ہے تو وہ اس جماعت کے لئے فساد کا باعث بنتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے بیعت کے جو مسنون الفاظ مروی ہیں۔ ان سے یہ بات بڑی اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ہم اطاعت کریں گے خواہ کسی اور کو ہم پر ترجیح دے دی جائے۔ انقلابی جماعت میں چونکہ فوجی ڈسپلن کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا اس جماعت میں سمع وطاعت کے تقاضے پورے کئے بغیر کامیابی کی طرف نہیں بڑھا جا سکتا۔

جناب شاہد اسلم نے ’’تربیت وتزکیہ کے عناصر سہ گانہ‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا: انقلابی جماعت کے کارکنوں کی تربیت سب سے اہم ہوتی ہے۔ تربیت کے بغیر انقلابی عمل کے آخری مرحلے قتال میں کامیابی ممکن نہیں۔

بانشۂ درویشی در ساز و دما دم مست
چوں پختہ شوی خود را بر سلطنتِ جم زن

ان مراحل کو طے کئے بغیر اگر کامیابی کی توقع کی جائے گی تو آخرت میں اگرچہ یہ جدوجہد کرنے والے کامیاب ہوں لیکن دنیا میں کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ انقلابی جماعت کا ہدف تعلق مع اللہ کو مضبوط کرنا ہونا چاہئے نبی اکرم ﷺ نے روحانیت‘ مادیت‘ للٰہیت اور شمشیر وسنان کو ایک جگہ جمع کر دیا۔ تربیت کا حاصل یہ ہے کہ باطل نظام کے رکھوالوں سے دشمنی ہو اگر اس نظام کے خلاف باغیانہ جذبات پیدا نہیں ہو رہے تو انقلابی کارکنوں کی تربیت نہیں ہو رہی۔ اس کے ساتھ ان میں ذوق عبادت اور شوق شہادت پیدا ہونا چاہئے۔ نیز انقلابی کارکنوں کی آپس میں محبت اور تعلقات ہر رشتے پر حاوی ہونے چاہئیں۔

جناب عبدالرزاق نے ’’غلبہ دین کے لئے عزیمت کے مینار‘‘ کے موضوع پر گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ غلبہ دین جو کہ انبیاء کرام کا مقصد بعثت ہوا کرتا تھا۔ اب نبی اکرم ﷺ کی امت کے فرائض میں شامل ہے۔ اس کام کے لئے صحابہ کرامؓ نے جو قربانیاں دی ہیں وہ ہمارے لئے روشنی کا مینار ہیں اس ضمن میں صحابہ کرامؓ کی زندگیوں ہی سے رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رخصت کا راستہ یہ ہے کہ آدمی کنارے پر رہتے ہوئے سفر کرے جبکہ عزیمت کا راستہ یہ ہے کہ میدان عمل میں کود کر آگے بڑھا جائے۔ اس راستے پر چلنے کے لئے غیب پر ایمان اور آخرت کا یقین مستحضر رہے تو تبھی اس وادی پُرخطر میں قدم رکھا جا سکتا ہے۔ دوسرے اس جماعت کے قائدین اور قریبی ساتھیوں کی بڑی تعداد عزیمت کے راستے پر گامزن ہو۔ تاکہ رفقاء کے لئے ان کی حیثیت روشنی کے مینار کی بن جائے۔ حضرت نوح علیہ السلام‘ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ عزیمت واستقلال کی عظیم مثالیں

ہیں اسی طرح صحابہ کرامؓ نے غلبہ دین کے لئے عزیمت کی اعلیٰ مثالیں قائم کی ہیں۔ انہوں نے مصعب بن عمیرؓ کی زندگی کے کچھ واقعات بیان کئے۔ اس کے بعد چائے کا وقفہ ہوا۔

11:50 پر جناب اعجاز لطیف نے ''حالاتِ حاضرہ میں انقلابی عمل کیسے؟'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ اخروی نجات اور رب کی رضا کا حصول ہمارا نصب العین ہے۔ اس نصب العین کے حصول کے لئے اللہ نے ہماری ڈیوٹی لگائی ہے کہ ہم اس دھرتی پر اللہ کا نظام قائم کرنے کے لئے اپنا سب کچھ لگا دیں۔ اس کے لئے ہمیں قرآن اور سیرت رسولؐ سے رہنمائی لینی ہے۔ حالات خواہ کیسے ہی بدتر ہوں یا اس سے بھی بدتر ہو جائیں اسلامی انقلاب اگر برپا ہوگا تو صرف اسی طریقے پر جسے نبی اکرم ﷺ نے اختیار فرمایا تھا۔ وہ چھ مراحل پر مشتمل ہے جنہیں بانی تنظیم نے منہج انقلاب نبوی ﷺ کے عنوان سے خوب اچھی طرح واضح کیا۔ انقلاب اس دنیا میں آتا ہے یا نہیں یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے اس کے لئے اپنا حصہ ڈالا کہ نہیں۔ اس کے بعد نماز جمعہ کی تیاری کے لئے وقفہ ہوا۔ محترم حافظ عاکف سعید امیر تنظیم اسلامی نے خطاب جمعہ ارشاد فرمایا: انہوں نے کہا: ملک میں فرقہ وارانہ قتل وغارت غیرملکی خفیہ ایجنسیوں کی کارستانی ہے۔ یہ سب ہماری حکومت کی نااہلی کی وجہ سے ممکن ہوا۔ حکومت ملک دشمن قوتوں کو کنٹرول کرتی تو ناحق اتنے لوگوں کی جان نہ جاتی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف جو نام نہاد مہم شروع کر رکھی ہے وہ خود ایک دہشت گردی ہے جبکہ اس روئے ارضی پر عدل وانصاف کا خون کرنے والا اسرائیل سب سے بڑا دہشت گرد ملک ہے اور امریکہ اس کی بے جا حمایت کر کے اس سے بھی بڑا ظلم کر رہا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ اس وقت عالم اسلام پر کفر کی جو یلغار ہے وہ اللہ کی شریعت سے بے وفائی کی سزا ہے اور مسلمانوں کی حالت زار قرآن کی رو سے اپنی بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔

حافظ عاکف سعید نے کہا کہ ایسے حالات میں جبکہ حکمران اپنی ذمہ داری صحیح طور پر ادا نہ کر رہے ہوں تو اصل ذمہ داری کا بوجھ دین کے علمبرداروں کے کاندھوں پر آجاتا ہے۔ لہٰذا دینی جماعتوں کے قائدین سے اپیل ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے قرآن وحدیث کی سچی تعلیمات کے ذریعے عوام کے دلوں میں ایمان ویقین کی جڑوں کو گہرا کریں اور انہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پر آمادہ عمل کرتے ہوئے ان کے دلوں میں اسلامی نظام اور شریعت کے نفاذ کی حقیقی پیاس پیدا کریں۔ نیز دینی جماعتیں معاشرے سے منکرات کی روک تھام کے لئے بھرپور عوامی

بڑھا وادیٔ شوق میں قافلہ

انتخاب: قاضی عبدالقادر

چلا وادیٔ شوق میں قافلہ — نیا جوش لے کر نیا ولولہ
اٹھا بحر و بر پہ وہ چھاتا چلا — زمانے کو ٹھوکر لگاتا چلا
دیئے ہر قدم پہ جلاتا چلا — نئی رہگذر اک بناتا چلا
نیا جوش لے کر نیا ولولہ — بڑھا وادیٔ شوق میں قافلہ
چلا وادیٔ شوق میں قافلہ — بڑا ہی جگر ہے بڑا حوصلہ
حوادث کے طوفاں سے لڑتا ہوا — مصائب کی زد سے گزرتا ہوا
عزائم کے بل پہ اُبھرتا ہوا — سوئے منزل شوق بڑھتا ہوا
بڑا ہی جگر ہے بڑا حوصلہ — بڑھا وادیٔ شوق میں قافلہ
چلا وادیٔ شوق میں قافلہ — پڑا عالم پیر میں زلزلہ
وہ دیکھو زمانے میں ہلچل مچی — پڑی قصر و ایوان میں کھلبلی
بتوں کی خدائی کی جڑ ہل گئی — وہ تقدیر پانسہ پلٹنے لگی
پڑا عالم پیر میں زلزلہ — بڑھا وادیٔ شوق میں قافلہ

تحریک شروع کریں تاکہ اسلامی نظام کے قیام کی راہ ہموار ہو سکے۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا اور وہ پاکستان کی نظریاتی اساس کے استحکام کی بجائے ''الیکشن ممبری کرسیٔ صدارت'' کے فریب میں پھنسے رہے تو پھر ہمیں اس انجام بد سے کوئی نہ بچا سکے گا جس کا اعلان ''ناکام ریاست'' کے طور پر غیرملکی تجزیہ نگار کچھ عرصے سے کرتے چلے آرہے ہیں۔

نماز عصر کے بعد انجینئر مختار حسین فاروقی نے ''خدمت خلق اور اسلامی انقلاب کا باہمی تعلق'' کے موضوع پر خطاب فرمایا: انہوں نے کہا کہ انسان ایک معاشرتی حیوان ہے۔ انسان میں نیکی اور بدی کی تمیز ایک بنیادی وصف ہے۔ خدمت خلق ایک نیکی اور مثبت جذبہ ہے۔ ایک اچھا انسان جذبہ خدمت خلق سے متصف ہوتا ہے۔ قرآن میں ایسے لوگوں کی تعریف کی گئی ہے جو محتاج لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق احسانؔ ایمان اور اسلام کے درجے سے نیچے انسان ہونے کا بھی ایک درجہ ہے۔ انسانیت کا درجہ خدمت خلق کے جذبے سے عبارت ہے۔ اگر ایک انسان اس جذبہ سے عاری ہو تو وہ اچھا مسلمان اور مومن نہیں کہلا سکتا۔ انسانوں کو باطل نظام کے استحصال سے نجات دلانے کے لئے اسلام کے نظام عدل اجتماعی کے قیام کی جدوجہد کرنا اعلیٰ درجے کی خدمت خلق ہے۔ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی زندگی جذبۂ خدمت خلق کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ انہوں نے خلافت راشدہ اور سیرت صحابہؓ سے خدمت خلق کے واقعات بیان کئے۔

چوہدری رحمت اللہ بٹر نے ''ایمان بالرسالت اور اس کا ماحصل'' کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کی اطاعت ممکن نہیں اگر رسالت کی کڑی نہ ہو۔ نبی یہ نمونہ دیتا ہے کہ جیسے بھی حالات ہوں اللہ کے احکامات پر عمل کرنا ممکن ہے۔ نبی اللہ کی بندگی کا اسوہ پیش کرتا ہے۔ اس کے علاوہ انبیاء کرام دین قائم کرنے کے لئے بھیجے جاتے تھے ان کی ذمہ داری تھی کہ وہ نظام عدل وقسط قائم کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے 23 سال کی جان گسل محنت کے بعد اسلامی نظام قائم کر کے دکھایا۔ ایمان بالرسالت کا ماحصل یہ ہے کہ یہ انسان کا تشخص معین کرتا ہے کہ وہ کسی رسول کو ماننے والا ہے یا نہیں۔ کیونکہ انسان کو جس سے دلی لگاؤ ہوتا ہے وہ اسی کی مشابہت اختیار کرتا ہے۔ گویا جسے دیکھ کر یہ پتہ نہ چلے کہ وہ مسلمان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ رسالت پر اس کا ایمان نہیں اللہ کے رسول سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے رفقاء سے اپنے خصوصی خطاب میں فرمایا: اگر نظام باطل کا ہے تو ہماری عبادت ناقص ہے۔ لہٰذا اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس باطل نظام سے سازگاری اختیار نہ کی جائے اسے سپورٹ نہ کیا جائے اسے **Serve** نہ کیا جائے اس میں **Under Protest** رہا جائے اور اسلامی نظام کے قیام کے لئے جدوجہد کی جائے۔ یہ جدوجہد جماعت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس کام کے لئے ایسی جماعت میں شامل ہوا جائے جو خالص اسی مقصد کے لئے قائم ہو۔ اور اس جماعت کا طریق کار سیرت نبویؐ کے مطابق ہو۔ انہوں نے کہا کہ شہادت حق کی ذمہ داری ادا کرنے کے حوالے سے ہم میں سے ہر شخص اپنے گریبان میں جھانکے کہ کیا اس کی دنیا سکڑ رہی ہے اور دنیاوی معاملات کم ہو رہے ہیں؟ کیا انفاق فی سبیل اللہ ہو رہا ہے؟ نیز ہمارا جتنا یقین فرائض دینی پر ہے۔ اتنا ہی منہج انقلاب نبوی ﷺ پر ہونا چاہئے کہ اسلام اگر آئے گا تو نبوی طریق سے ہی آئے گا۔

انہوں نے کہا کہ تنظیم اسلامی گزشتہ چار سو سالہ تجدیدی واحیائی تحریکوں کا تسلسل ہے۔ لہٰذا اب وہ وقت دور نہیں جب فریضہ اقامت دین کی ادائیگی کے لئے تنظیم اسلامی کی طرف دعوت دینے کے مرحلے کا آغاز ہوگا۔

سالانہ اجتماع کے موقع پر دستاویزی نمائش

تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع کے موقع پر کراچی کے سینئر رفیق تنظیم قاضی عبدالقادر نے ایک دستاویزی نمائش کا اہتمام کیا تھا۔ اس نمائش میں تنظیم اسلامی اور بانی تنظیم محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی تحریکی جدوجہد کو دستاویزات کی روشنی میں بہت عمدگی سے دکھایا گیا تھا۔ نمائش میں اس مقصد کے لئے 1950ء سے 1995ء تک کے عرصے کا احاطہ کیا گیا تھا۔ تنظیم میں محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی پرانی تحریریں، نایاب خطوط، بعض کتب کے پہلے ایڈیشن اور ان سالوں میں ہونے والے مختلف پروگراموں کے ہینڈ بلز اور دعوت نامے انتہائی خوبصورتی سے پیش کئے گئے تھے۔ رفقاء نے اس نمائش میں خصوصی دلچسپی لی اور تاثرات کی کتاب میں تعریفی کلمات تحریر کئے۔

نماز عشاء کے بعد رفقاء نے عشائیہ تناول کیا اور یوں دوسرے دن کا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

اگلے روز 9 اکتوبر نماز فجر کے بعد ڈاکٹر محمد مقصود نے درسِ قرآن دیا۔ انہوں نے احادیث کے حوالے سے بتایا کہ انسان جب اللہ کی وحدانیت اور رسول اکرم ﷺ کی رسالت کو تسلیم کرتا ہے اور جب یہ حقیقت انسان کے قلب و روح میں اتر جائے تو ایمان بنتا ہے کیونکہ دل جس حقیقت کو تسلیم کر لیتا ہے انسان کے اعضاء و جوارح اسی کے تابع حرکت کرتے ہیں۔ یعنی ایمان حقیقی عبارت ہے یقین قلبی اور جہاد سے۔ انہوں نے کہا کہ علم کے تین ذرائع ہیں، سائنس، فلسفہ اور مذہب۔ سائنس صرف کائنات کے ظواہر سے بحث کرتی ہے اُسے اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ کائنات کا خالق کون ہے؟ فلسفہ ان سوالوں کا جواب حاصل ضرور کرتا ہے لیکن شکوک کا شکار رہتا ہے جبکہ ان سوالوں کا حتمی جواب پیغمبروں کے ذریعے مذہب نے دیا ہے۔ پیغمبر کی خبروں کی تصدیق اور دل سے ان پر یقین کا نام ایمان ہے۔ جبکہ ایک حدیث کی رو سے برائی کو ہاتھ سے روکنے، زبان سے روکنے اور دل میں برا جاننے کو ایمان کے درجات بتائے گئے ہیں۔ گویا دل میں اگر یقین قلبی ہے تو عمل میں جہاد ضرور ہوگا۔

جناب شجاع الدین شیخ نے ''اسلامی انقلاب کے لئے جہاد کے مراحل'' کے موضوع پر منہج انقلاب نبوی ﷺ کے مراحل بیان کئے۔

جناب خالد محمود عباسی نے داعی کے کردار کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا: داعی کا ہر عمل اس کے مقصد حیات کے تابع ہونا چاہئے اور جو عمل اس مقصد حیات کو پورا نہ کرتا ہو اس سے ترک کر دیا جائے۔ اس کے ساتھ داعی کے کردار میں پختگی ہو اور الاقرب فالاقرب کے تحت دعوت دی جائے۔ اگر اعزہ و اقارب نہ مانیں تو ان سے جدائی اختیار کی جائے۔ اسی طرح داعی کے کردار میں اجتماعی نظام کے لئے بھی دھمکی ہونی چاہئے کہ ہم اسے اپنے نصب العین کے مطابق استوار کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ شیطان سے بچنے کے لئے اللہ سے تعلق کو مضبوط بنایا جائے۔ نیز اجتماعیت سے چمٹے رہ کر شیطان سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

انجینئر نوید احمد نے ''امانت اور عہد کی پاسداری'' کے حوالے سے بتایا کہ ہمیں چار قسم کے عہد پورے کرنے ہیں: عہد الست، عہد رسالت، عہد شریعت اور عہد تنظیم۔ عہد اور امانت کی اہمیت اس حدیث سے خوب واضح ہو جاتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اس کا دین نہیں جو عہد کی پاسداری نہ کرے اور اس کے ایمان کی نفی کر دی گئی جو امانت دار نہ ہو۔

قاری عنایت اللہ نے ''انفاق فی سبیل اللہ'' کے موضوع پر کہا کہ انفاق سے روکنے کے لئے شیطان فقر سے ڈراتا ہے۔ لیکن انسان کا حقیقی مال وہ ہے جو وہ انفاق کے ذریعے آخرت میں ذخیرہ کرے۔ ہمارا رازق اللہ ہے، جس دن کسی کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ میں اپنا اور اپنی اولاد کا رازق ہوں وہ اس دنیا سے اپنا اور اپنی اولاد کا قاتل بن گیا۔ انفاق فی سبیل اللہ اپنے مالک کے قرب کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نفاق کے مرض کا علاج بھی انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ انفاق سے مال بڑھتا ہے گھٹتا نہیں۔

امیر تنظیم اسلامی محترم عاکف سعید نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا: الحمدللہ ہماری فکر قرآن و سنت کی محکم اساسات پر مشتمل ہے۔ اور بحمدللہ بحیثیت مجموعی ہمارا اجتماع بہت مفید رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انقلابی جماعت کے کارکنوں کے امتیازی اوصاف جو قرآن و حدیث میں آئے ہیں۔ ہمیں ان کو اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے جیسا کہ صحابہ کرامؓ کے بارے میں آیا ہے کہ وہ کفار کے مقابلے میں انتہائی شدید ہیں اور آپس میں انتہائی رحم دل ہیں۔ آپس میں رحم دلی کا عنصر زیادہ اہم ہے۔ انقلابی جماعت کے کارکنوں میں یہ دوسرا وصف نہ ہو تو یہ آگے نہیں بڑھ سکتی۔

اسی طرح انقلابی جماعت کے کارکن تعلق مع اللہ اور اللہ کی رضا کے حصول کے متلاشی رہتے ہیں۔ اس کے ساتھ طاغوت یعنی نفس، شیطان اور باطل نظام کا انکار اور اللہ پر ایمان میں گہرائی بہت ضروری ہے۔

سالانہ اجتماع کے ناظمین کے اسمائے گرامی

ناظم اجتماع	مرزا ایوب بیگ
نائب ناظم اجتماع	غازی محمد وقاص
ناظم صلوٰۃ	جناب عبدالرزاق
ناظم نشر و اشاعت	جناب وسیم احمد
ناظم استقبالیہ	جناب مبارک گلزار
ناظم سیکورٹی / پارکنگ	جناب محمد احمد
ناظم اجتماع گاہ	جناب طارق جاوید
ناظم طعام گاہ	جناب نیر فاروق
ناظم مالیات	جناب اشرف بیگ
ناظم رہائش گاہ	جناب محمد عباس
ناظم مکتبہ	جناب نعیم الدین
ناظم سمع و بصر	جناب آصف حمید
ناظم مطبخ	جناب عرفان طاہر
ناظم طبی امداد	جناب ڈاکٹر غلام مرتضیٰ
ناظم مہمان داری / سٹال	جناب محمد مبشر
ناظم برقیات	جناب محمد اقبال
ناظم نقل و حمل	محمد جہانگیر
ناظم پبلسٹی	اخلاق احمد
ناظم ریلوے بکنگ	تجمل حسن میر

بحمدللہ ہماری جماعت نبوی مشن کی تکمیل کیلئے تشکیل پائی ہے اور اس کے منہج کا تعین بھی اسوۂ رسول کی روشنی میں طے کیا گیا ہے۔ تاہم یہ بات ہر وقت ہمارے پیش نظر رہنی چاہئے کہ شیطان کا اصل ٹارگٹ وہی لوگ ہیں جو اقامت دین کی جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں۔ شیطان سے محفوظ رکھنے کے لئے ہمیں ہر معاملے میں اللہ کی طرف متوجہ رہنا چاہئے اور اگر شیطان کے حملے کا احساس ہو تو فوراً اللہ سے پناہ طلب کی جائے۔

اختتامی خطاب کے بعد امیر تنظیم سے بیعت مسنونہ ہوئی۔ آخر میں بانی تنظیم محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے اختتامی دعا کرائی۔ دعا پر اجتماع کا اختتام ہوا اور رفقاء نے واپسی کے لئے رخت سفر باندھا۔

❀ ❀ ❀

چراغِ زندگی ہوگا فروزاں، ہم نہیں ہوں گے
چمن میں آئے گی فصلِ بہاراں، ہم نہیں ہوں گے
جوانو! اب تمہارے ہاتھ میں تقدیرِ عالم ہے
تمہی ہو گے فروغِ بزمِ امکاں، ہم نہیں ہوں گے
ہمارے بعد ہی خونِ شہیداں رنگ لائے گا
یہی سرخی بنے گی زیبِ عنواں، ہم نہیں ہوں گے

پاکستان کے مختلف شہروں میں دورۂ ترجمۃ القرآن/خلاصہ مضامین کے پروگرام

لاہور ڈویژن

نمازتراویح کے ساتھ مکمل دورۂ ترجمۃ القرآن

برائے رابطہ: 7584627

مقام	وقت	مترجم
جامع مسجد قرآن اکیڈمی K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور	نمازعشاء 7:45 بجے	جناب ڈاکٹر عارف رشید صاحب
جامع مسجد بنت کعبہ N-866 پونچھ روڈ سمن آباد لاہور	نمازعشاء 7:30 بجے	جناب حافظ عاطف وحید صاحب
مسجد ومکتب خدام القرآن اکیڈمی روڈ والٹن لاہور	نمازعشاء 7:30 بجے	فتح محمد قریشی صاحب
فلیٹ نمبر 5، سیکنڈ فلور سلطانہ آرکیڈ فردوس مارکیٹ گلبرک III لاہور	نمازعشاء 7:30 بجے	جناب خالد محمود صاحب

نمازتراویح کے بعد مکمل دورہ ترجمہ القرآن

مقام	وقت	مترجم
جامع مسجد نور گلستان کالونی دھرم پورہ	تقریباً 8:30 بجے	جناب اقبال حسین صاحب
بیت الہدیٰ تاج باغ لاہور	تقریباً 8:30 بجے	جناب شاہد اسلم صاحب/ پروفیسر محمد اشرف صاحب

خلاصہ مضامین

مقام	وقت	مترجم
طوبیٰ کالج، 178 اے ون، ٹاؤن شپ لاہور	مع تراویح 7:30 تا 10:30	جناب حافظ عبداللہ محمود صاحب
دارالقرآن 3/17 وسن پورہ لاہور	بعدازتراویح (8:30 بجے)	بذریعہ ویڈیو
دفتر تنظیم اسلامی لاہور وسطی، 37 حق سٹریٹ اردو بازار لاہور	بعدازتراویح (8:30 بجے)	بذریعہ ویڈیو
جامع فضیلیہ عثمانیہ مونگیا سٹریٹ سنت نگر لاہور	بعدازتراویح (8:30 بجے)	جناب نثار احمد خان صاحب
مکان نمبر B-626، محلہ کبوہ واڑہ، اندرون موری گیٹ لاہور	بعدازتراویح (8:30 بجے)	جناب امجد محمود صاحب
جامع مسجد نورالہدیٰ سوئی گیس روڈ، سکیم نمبر 4، پیپلز کالونی، فیروز والا شاہدرہ	بعدازتراویح (8:30 بجے)	جناب نعیم اختر عدنان صاحب

ہارون آباد و بہاولپور

نمازتراویح کے ساتھ مکمل دورۂ ترجمۃ القرآن

برائے رابطہ: 0621-80632, 0691-50757

مقام	وقت	مترجم
جامع مسجد القرآن حشمت کالونی، ہارون آباد	نمازعشاء 7:30 بجے	جناب رحمت اللہ بٹر صاحب
جامع مسجد القرآن، مدینہ ٹاؤن بغداد روڈ بہاولپور	نمازعشاء 7:30 بجے	جناب سجاد سرور صاحب

گوجرانوالہ ڈویژن

خلاصہ مضامین

فون: 04331-223604

مقام	وقت	مترجم
مسجد مہاجرین، پھالیہ	بعدازتراویح (8:30 بجے)	جناب قاری عنایت اللہ صاحب
مسجد تقوی جلال پور جٹاں روڈ نزد سول لائن تھانہ گجرات شہر	بعدازتراویح (8:30 بجے)	شاہد رضا صاحب و نادر عزیز صاحب

الہدیٰ لائبریری، محلہ اسلام آباد، نئی آبادی سیالکوٹ	بعدازتراویح (8:30 بجے)	بذریعہ ویڈیو
رہائش گاہ محمد عثمان بیگ، نزد مسجد قاسمیہ حنفیہ، شہر نارروال	بعدازتراویح (8:30 بجے)	بذریعہ ویڈیو

کراچی شہر

نمازتراویح کے ساتھ مکمل دورۂ ترجمۃ القرآن برائے رابطہ: 021-4994247,4993464

مقام	وقت	مترجم
جامع مسجد القرآن، قرآن اکیڈمی، خیابان راحت درخشاں، ڈیفنس فیز6، کراچی	نمازعشاء	جناب انجینئر نوید احمد صاحب
شمیم گارڈن، شادی لان، یاسین آباد، کراچی	نمازعشاء	جناب عمران عمران لطیف صاحب
گلستان انیس، کلب روڈ، نزد ہل پارک، چورنگی، مین شہید ملت روڈ، سوسائٹی کراچی	نمازعشاء	جناب عامر خان صاحب
نوبل پوائنٹ شادی ہال، نزد حسن چورنگی، نارتھ ناظم آباد کراچی	نمازعشاء	جناب فریس احمد مسعود صاحب
فاران کلب، نزد نیشنل اسٹیڈیم، بالمقابل مشرق سنٹر گلشن اقبال، کراچی	نمازعشاء	جناب شجاع الدین شیخ صاحب
قرآن مرکز، کورنگی، متصل جامع مسجد طیبہ، سیکٹر A-35، کورنگی نمبر4، کورنگی کراچی	نمازعشاء	جناب انجینئر نعمان اختر صاحب
بسم اللہ ہلز، نزد ہل ٹاپ لان، بلاک 17، گلستان جوہر، کراچی	نمازعشاء	جناب طاہر عبداللہ صدیقی صاحب
کہف ماڈل اسکول، نزد شمسی کمیونٹی سنٹر (میرج لان)، وائرلیس گیٹ، شاہراہ فیصل ملیر، کراچی	نمازعشاء	جناب اعجاز لطیف صاحب

نمازتراویح کے بعد مکمل دورہ ترجمۃ القرآن

مقام	وقت	مترجم
قرآن سنٹر، مکان نمبر 1-A/1، متصل ڈیفنس لائبریری، ڈیفنس فیز2، کراچی	بعدازتراویح (8:30 بجے)	جناب زین العابدین جواد صاحب
قرآن مرکز، لانڈھی، مکان نمبر 861 سیکٹر 37-D، لانڈھی نمبر2، کراچی	بعدازتراویح (8:30 بجے)	جناب ریاض الاسلام صاحب
دفتر تنظیم اسلامی کراچی جنوبی، 11 داؤد منزل، شاہراہ لیاقت، آرام باغ کراچی	بعدازتراویح (8:30 بجے)	جناب عثمان کاظمی صاحب/ زبیر اقبال صاحب
E-3، بلاک 4، گلشن اقبال کراچی	بعدازتراویح (8:30 بجے)	جناب محمد سلیم الدین صاحب
پاک کالونی، 11/6، ولایت آباد، بسم اللہ ہوٹل، منگھو پیر روڈ، کراچی	بعدازتراویح (8:30 بجے)	جناب رضوان احمد صاحب

دورہ ترجمہ قرآن برائے خواتین

مقام	وقت
قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درخشاں ڈیفنس فیز6، کراچی	صبح 9:30 تا 12:30
قرآن مرکز، کورنگی، متصل جامع مسجد طیبہ، کورنگی نمبر 4 کراچی	صبح 11 تا 1:30
229-E، بلاک 2، سوسائٹی کراچی	صبح 11 تا 1 بجے
D.M.S گرلز سکول آف شہید ملت روڈ، عقب گلستان انیس کلب، نزد ایک مینارہ مسجد، سوسائٹی کراچی	صبح 10 تا 12 بجے
C-78، بلاک 6، سوسائٹی کراچی (جمعہ/ ہفتہ)	صبح 10 تا 12 بجے
88 D/1، بلاک 6، سوسائٹی کراچی	صبح 10 تا 12 بجے
R-C-5، گلشن اصغر، چھوٹا گیٹ، ایئرپورٹ کراچی	صبح 10 بجے تا 12:30
پہلی منزل، ظفر اسکوائر، گلی نمبر 4، برنس روڈ کراچی	صبح 9 تا 10:30
B-2، گلیکسی کمفرٹ، KDA سکیم 1، کراچی	صبح 9 تا 11 بجے

سکھر و شاہ پنجو

نمازتراویح کے ساتھ مکمل دورۂ ترجمۃ القرآن برائے رابطہ: 071-31074, 07446-410

مقام	وقت	مترجم
مسجد پروفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی، سکھر	نمازعشاء	جناب حافظ محمد خالد شفیع صاحب
جامع مسجد شاہ پنجو	نمازعشاء	جناب احمد صادق سومرو صاحب

ملتان وو ہاڑی

نماز تراویح کے ساتھ مکمل دورۂ ترجمۃ القرآن

برائے رابطہ: 061-223186

مقام	وقت	مترجم
قرآن اکیڈمی، 25 آفیسرز کالونی ملتان	نماز عشاء	جناب ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی صاحب
مسجد قرطبہ، کینٹ ملتان، (گارڈن ٹاؤن،)	نماز عشاء	محمد سلیم اختر صاحب
5/H، شاہ رکن عالم کالونی، ملتان	نماز عشاء	محمد عطاء اللہ خان
مرکز تنظیم، فرید ٹاؤن، گلی نمبر 3، وہاڑی	نماز عشاء	نثار احمد خان صاحب

جھنگ صدر

مکمل/ جزوی دورۂ ترجمۃ القرآن

برائے رابطہ: 0471-628361

مقام	وقت	مترجم
مسجد عبید اللہ' جھنگ صدر	بعد نماز تراویح	انجینئر مختار حسین فاروقی
قرآن اکیڈمی' جھنگ صدر	2 تا 3 بجے دوپہر	(بذریعہ ویڈیو)

ٹوبہ ٹیک سنگھ

مقام	وقت	مترجم
جامع مسجد قاسمیہ فیض کالونی ٹوبہ	بعد نماز تراویح	پروفیسر خلیل الرحمٰن صاحب
مسجد ڈگری کالج ٹوبہ	بعد نماز تراویح	پروفیسر امان اللہ خان صاحب
الہدیٰ لائبریری ٹوبہ	2 تا 3 بجے دوپہر	(بذریعہ ویڈیو)

لیہ

مقام	وقت	مترجم
جامع مسجد ہاؤسنگ کالونی لیہ	بعد نماز تراویح	چوہدری صادق علی صاحب
جامع مسجد ہاؤسنگ کالونی لیہ	بعد نماز فجر	چوہدری صادق علی صاحب
الہدیٰ لائبریری لیہ	2 تا 3 بجے دوپہر	(بذریعہ ویڈیو)

کیا آپ جاننا چاہتے ہیں کہ

- ازروئے قرآن حکیم ہمارا دین کیا ہے؟
- ہماری دینی ذمہ داریاں کون کون سی ہیں؟
- نیکی' تقویٰ اور جہاد کی اصل حقیقت کیا ہے؟

تو مرکزی انجمن خدام القرآن کے جاری کردہ مندرجہ ذیل خط و کتابت کورسز سے فائدہ اٹھایئے:

(1) قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی کورس (2) عربی گرامر کورس (I، II، III) (3) ترجمہ قرآن کریم کورس مزید تفصیلات اور پراسپکٹس (مع جوابی لفافہ) کے لئے رابطہ:

شعبہ خط و کتابت کورسز' قرآن اکیڈمی' 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور

ضرورت امام مسجد

سمن آباد لاہور میں ایک نئی تعمیر شدہ مسجد (بنت کعبہ) کے لئے امام مسجد اور خادم کی ضرورت ہے۔ رفقائے تنظیم کو ترجیح دی جائے گی۔

برائے رابطہ: مرزا ایوب بیگ' امیر تنظیم اسلامی حلقہ لاہور' 866 این پونچھ روڈ' سمن آباد' لاہور۔

فون: 7520902۔7584627

انتقال پر ملال

فیصل آباد تنظیم کے رفیق محمد بن اشرف کی والدہ کا گذشتہ دنوں انتقال ہو گیا تھا۔ قارئین ندائے خلافت اور رفقاء و احباب سے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اسرہ لیہ کے زیر اہتمام سہ روزہ پروگرام 8 تا 10 ستمبر 2004ء

امیر حلقہ کے مشورہ سے لیہ میں یہ سہ روزہ پروگرام تشکیل پایا۔ اس پروگرام کے لئے۔ مقامی رفقاء نے مقدور بھر کوشش کی۔ مختلف مساجد میں اجازت کے سلسلہ میں علماء کا بڑا شدید ردعمل سامنے آیا اس کے باوجود کچھ مساجد سے اجازت حاصل ہو گئی لیکن زیادہ پروگرام مسجد کے باہر ہی تشکیل پائے۔ پروگرام کا آغاز 8 ستمبر کی صبح نماز فجر کے بعد جامع مسجد ہاؤسنگ کالونی میں محمد اشرف وصی صاحب کے درسِ قرآن سے ہوا۔ اس پروگرام میں 40 افراد شریک ہوئے۔ 9 بجے صبح تا 1 بجے دوپہر وصی صاحب نے مذاکرہ کروایا۔ اس میں 10 افراد شریک رہے۔ نقیب اسرہ سمیت دوسرے احباب نے اس پروگرام کو بہت سراہا۔

بعد نماز عصر لیہ سے 16 کلومیٹر دور ملتان روڈ پر چمن شاہ اڈا کی جامع مسجد میں چوہدری صادق علی صاحب نے بہت اچھے طریقے سے قرآن کی اہمیت اور تنظیم کی دعوت پیش کی۔ جس کو 45 افراد نے سماعت کیا بعد میں تنظیم کی دعوت والا کتابچہ تقسیم کیا۔ یہاں پروگرام چوہدری صادق صاحب کے دوست حبیب اللہ ایڈووکیٹ کی وساطت سے ہوا۔ اس دن کا سب سے اہم پروگرام چوہدری راشد علی' لیاقت علی صاحب کے ڈیرہ چاہ ہوت والا موضع کوٹ سلطان میں تھا۔ جس کے لئے ہمارے رفیق جاوید اقبال اور ان کی فیملی کے لوگوں نے محنت کی۔ یہاں باقاعدہ بستی نہیں' دور دور اپنی زمینوں پر مکان ہیں۔ اس کے باوجود مغرب کے بعد پروگرام ہوا اس میں حاضری تقریباً 135 کے لگ بھگ تھی یہاں محترم اشرف وصی صاحب کا سوا گھنٹہ خطاب ہوا جس میں زندگی کے تمام پہلوں پر پنجابی زبان میں بہت اچھی گفتگو کی اور حاضرین نے اس کو بہت سراہا بعد میں عشائیہ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر دے آمین۔ تقریباً گیارہ بجے رات واپسی ہوئی۔

9 ستمبر کو بعد از نماز فجر وصی صاحب نے 20 منٹ ہاؤسنگ کالونی کی مسجد میں درسِ قرآن دیا۔ 40 افراد نے شرکت کی۔ 9 بجے بمقام الہدیٰ لائبریری مذاکرہ کروایا جس میں 12 افراد نے شرکت کی۔ بعد نماز عصر تا مغرب بھی مذاکرہ ہوا۔

نماز مغرب کے بعد جامع مسجد ہاؤسنگ کالونی میں اشرف وصی صاحب نے 25 افراد کے سامنے تنظیم اسلامی کی مکمل دعوت کو رکھا۔ ان شاء اللہ ان پروگراموں سے لوگوں میں جذبہ پیدا ہوگا۔ رات 11 بجے اشرف وصی کا لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔

10 ستمبر بعد نماز فجر مسجد قریشی محلہ قادر آباد میں چوہدری صادق علی صاحب نے تنظیم اسلامی کی مکمل دعوت دی' ساتھ ہی قرآن کی اہمیت کو واضح کیا۔ اس میں جماعت اسلامی کے ضلعی امیر سمیت 26 افراد نے شرکت کی۔

صبح ساڑھے آٹھ تا ساڑھے نو بجے حافظ محمد اشرف صاحب نے قرآن اور اقبال کے حوالہ سے گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج لیہ میں 275 طالب علموں سے خطاب فرمایا' پرنسپل ڈاکٹر ظفر عالم ظفری صاحب بھی موجود تھے۔ بعد میں انہوں نے چائے سے تواضع کروائی اور تفصیلاً ملاقات کی۔ اس پروگرام کو بنانے میں چوہدری صادق علی اور انجم صحرائی صاحب نے محنت کی۔ دوسرا خصوصی خطاب ڈسٹرکٹ بار کونسل میں گیارہ بجے ہوا اس میں حافظ محمد اشرف صاحب تقریباً 60 وکلاء کے سامنے ''آج کے حالات اور امت مسلمہ کی ذلت و رسوائی اور اس سے نجات کا راستہ'' تھوڑے سے وقت میں بہت ہی دلنشین پیرائے میں بیان کیا اور تنظیم اسلامی کی مکمل دعوت کو ان کے سامنے رکھا۔ بعد ازاں سوالات و جوابات ہوئے۔ اس پروگرام کو منعقد کروانے کا سہرا جناب مہر غلام رسول ایڈووکیٹ صاحب رفیق تنظیم کے سر ہے اور وکلاء کو تنظیم اسلامی کی دعوت والا کتابچہ بھی دیا گیا۔

اس کے بعد خطاب جمعہ جامع مسجد ہاؤسنگ کالونی میں ہوا جس میں حافظ محمد اشرف وصی مقرر تھے تقریباً 100 افراد نے خطاب سماعت کیا۔

اس طرح یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس پروگرام کو منعقد کروانے والوں کو جزائے خیر دے۔ خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں چوہدری صادق علی صاحب جنہوں نے کھانے سے لے کر تمام پروگراموں میں شریک بھی رہے۔ ان کی کاوش سے یہ پروگرام ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام سے خیر برآمد فرمائے۔ آمین (رپورٹ: غلام نبی)

تنظیم اسلامی پنڈی گھیپ کی ماہ اگست 2004ء کی سرگرمیاں

مقامی امیر جناب عبدالرحمٰن نوید صاحب نے تنظیم کو فعال اور مربوط بنانے کے لئے اس ہفتہ کافی محنت کی اور ناظم دعوت جناب منیر احمد صاحب بھی ان کے دستِ راست رہے۔ ان دونوں رفقاء کی بہترین منصوبہ بندی کی وجہ سے اگست 2004ء کا مہینہ تنظیمی حوالے سے موسم بہار ثابت ہوا اس میں بہت سے پروگرام ہوئے جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

☆ 06 اگست 2004ء' بروز جمعۃ المبارک' ہفتہ وار درسِ قرآن' یہ دو مقامات پر جاری ہیں۔ مسجد کانگے والی میں مدرس محمد طاہر صاحب ہیں۔ انہوں نے راہِ نجات کے علاوہ آیت برّ اور سورۃ لقمان کے حوالے سے شرک اور اُن کے اقسام پر سیر حاصل دروس دیئے جن میں شرکاء کی تعداد 30 سے متجاوز رہی۔

☆ بروز جمعرات کو مسجد ملکاں والی میں پہلے دو درس محمد آصف صاحب نے دیئے۔ انہوں نے قرآن مجید کے حقوق اور راہِ نجات پر درس دیئے۔ بعد ازاں نئے شامل ہونے والے رفیق جناب حافظ نعیم احمد صاحب نے دو درس دیئے۔ یہاں شرکاء کی تعداد پندرہ تک رہتی ہے۔

☆ ناظم دعوت جناب منیر احمد صاحب نے اٹک کے مقام پر ایک ریفریشر کورس کے دوران ایلیمنٹری اساتذہ کو دو درس دیئے۔ جن میں ایک دین و مذہب کا فرق اور دوسرا قرآن مجید کے حقوق رہا۔ اس کورس میں اس دن شرکاء کی تعداد 39,37 رہی۔

☆ گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1 پنڈی گھیپ میں اساتذہ کا ریفریشر کورس برائے انسانی حقوق منعقد ہوا۔ اس میں ہمارے ایک ملتزم رفیق نے دین و مذہب کا فرق بیان کیا۔ اساتذہ کی تعداد 74 تھی۔

☆ عربی گرائمر کلاس دفتر تنظیم میں ہر پیر' منگل' بدھ کو بعد از نماز مغرب جاری رہی۔ اس میں طلباء کی تعداد 8 سے 10 تک رہی۔ اس کے معلم محمد طاہر صاحب ہیں جو بڑی محنت سے پڑھا رہے ہیں۔

☆ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب شہر کے مشہور و معروف ڈاکٹر ہیں اور ظفر چوک میں ایم بی بی ایس والا کلینک چلا رہے ہیں۔ انہوں نے اس دفعہ ایک سالہ رجوع الی القرآن میں داخلہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں استقامت عطا فرما دے اور قاضی ظہور حسین کا کہ جنہوں نے ان کی رہنمائی فرمائی کو بھی اجرِ عظیم عطا فرما دے۔ (آمین) (رپورٹ: محمد سرفراز)

تنظیمی اطلاعات

1۔ جناب نیاز احمد عباسی صاحب اپنی ذاتی مصروفیات کے حوالہ سے راولپنڈی منتقل ہو رہے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے امیر تنظیم اسلامی بیروٹ کی مقامی امارت کی ذمہ داری سے معذرت کی ہے۔ محترم امیر تنظیم اسلامی نے جناب عبدالرحیم افتخار صاحب کو ذمہ داری تفویض کی ہے۔

2۔ امیر تنظیم اسلامی لاہور شرقی نمبر 1 ڈاکٹر سہیل امجد بیرون ملک جا رہے ہیں۔ امیر حلقہ لاہور ڈویژن کی سفارش اور ضروری مشورہ کے بعد امیر تنظیم اسلامی نے جناب محمد عرفان طاہر صاحب کو یہ ذمہ داری سونپ دی ہے۔

3۔ حافظ عاطف وحید صاحب امیر تنظیم اسلامی اسلام آباد شمالی لاہور منتقل ہو چکے ہیں۔ امیر تنظیم اسلامی نے ان کی جگہ جناب ابو عبدالرحمٰن صاحب کو ذمہ داری تفویض کی ہے۔

4۔ محترم امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید صاحب نے مرکزی مجلس عاملہ میں مشورہ کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ حلقہ بونیر آئندہ حلقہ سرحد شمالی میں شامل ہوگا۔ اُسرہ سواڑی اور علاقہ بونیر کے منفرد رفقاء آئندہ حلقہ سرحد شمالی سے منسلک ہوں گے۔

ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی کی کراچی شرقی کے رفقاء سے ملاقات

تنظیم اسلامی کے ناظم اعلیٰ جناب اظہر بختیار خلجی صاحب اپنے نجی دورہ پر کراچی تشریف لائے تو آپ نے اپنی گوناگوں مصروفیات میں سے وقت نکال کر تنظیم اسلامی کے رفقاء سے ذاتی ملاقات فرمائی۔ آپ نے اپنے تین روزہ دورہ میں تنظیم اسلامی زیریں کی تنظیم شرقی سے ملاقات کی۔

یہ ملاقات بروز جمعۃ المبارک مورخہ 27 اگست کو دفتر حلقہ گلشن اقبال حق اسکوائر میں بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ ناظم اعلیٰ جناب اظہر بختیار خلجی صاحب کی آمد کی رفقاء کو اچانک اطلاع ملی لیکن اس کے باوجود رفقاء کی ایک بڑی تعداد نے اس ملاقات میں شرکت کی۔ سب سے پہلے امیر تنظیم اسلامی شرقی جناب وسیم احمد صاحب نے تنظیم کا مکمل تعارف کروایا' اُسروں کی تفصیلات' نقباء کا تعارف' رفقاء کی تعداد' تنظیم اسلامی شرقی کا علاقہ اور مجلس عاملہ کے اراکین کا تعارف ہوا۔

ناظم اعلیٰ جناب اظہر بختیار خلجی نے سب سے پہلے رفقاء کا فرداً فرداً تعارف حاصل کیا جس میں رفیق کا نام' کام' تنظیم میں شمولیت اور ازدواجی حیثیت کے بارے میں معلومات حاصل کیں' اس کے بعد ناظم اعلیٰ صاحب نے اپنا تعارف کروایا جس میں مندرجہ بالا سوالات کے جوابات دیئے اس کے علاوہ آپ سے رفقاء نے ذاتی سوال بھی کئے جس کا ناظم اعلیٰ نے نہایت مشفقانہ انداز میں جواب دیا۔ جس کے بعد ناظم اعلیٰ صاحب نے رفقاء کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ رفقاء کو چاہئے کہ اپنے عہدیداروں کے بارے میں حسن ظن رکھیں جس کی مثال دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ ایک رفیق فجر کی نماز پڑھنے گیا اور اس کا نقیب جو اس کے گھر کے پاس ہی رہتا ہے' جماعت میں نہیں ہے اب وہ اپنے نقیب کے خلاف دل ہی دل میں بدگمانی کو پروان چڑھاتا رہا جبکہ نقیب جس کی فجر کے وقت آنکھ نہیں کھلی تھی اپنے رب کے سامنے روتا گڑگڑاتا ہے اور اپنے رب سے عفو و درگزر کا سوال کرتا ہے' ناظم اعلیٰ صاحب نے رفقاء کے سامنے سوال اٹھایا کہ رب کائنات کے سامنے زیادہ عزیز کون ہے؟ یقیناً جو جھکا اپنے رب کے سامنے عاجزی اور انکساری کے ساتھ۔ آپ نے آدمؑ و ابلیس کے واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ابلیس اپنی برسوں کی عبادت و ریاضت کے باوجود صرف تکبر کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے راندۂ درگاہ ہوا جبکہ غلطی بابا آدمؑ اور اماں حواؑ سے بھی ہوئی لیکن اس غلطی پر انہوں نے کسی کو ذمہ دار نہیں ٹھہرایا بلکہ فوراً اللہ کے سامنے گڑگڑائے اور توبہ کے لئے الفاظ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے سکھائے اسی طرح ہمیں بھی چاہئے کہ اگر غلطی ہو جائے تو اس کی ذمہ داری کسی پر ڈالنے کے بجائے اپنے طرزِ عمل پر غور کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہر شخصیت میں کوئی نہ کوئی جھول ہوتا ہے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ اگر کسی شخص کو آئیڈیل بنایا اور اس سے کسی جگہ کوئی غلطی ہو جائے تو وہ غلطی دینی فرائض میں رکاوٹ بن جائے لہٰذا رفقاء کو چاہئے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت سے زیادہ سے زیادہ قریب ہونے کی کوشش کریں۔

تنظیم اسلامی کے ناظم اعلیٰ جناب اظہر بختیار خلجی صاحب کے اس دورہ سے رفقاء نے اپنے اندر ایک نیا جوش اور ولولہ محسوس کیا اور انہوں نے اپنے تاثرات میں کہا کہ اس طرح کی ملاقات کا سلسلہ آئندہ بھی جاری رہنا چاہئے۔ (رپورٹ: سلیم الدین)

تنظیمی دعوتی سرگرمیاں' سرگودھا

یکم اگست: امیر حلقہ غربی پنجاب جناب محمد رشید عمر صاحب کی سربراہی میں حلقہ کا مشاورتی اجتماع مرکز تنظیم اسلامی سرگودھا میں ہوا۔ تنظیم کے امراء اور ذمہ داران سے مختلف دعوتی و تنظیمی امور میں تجاویز لی گئیں۔ نیز ذمہ داران نے اپنے علاقوں کی کارکردگی اور تجربات و مشاہدات بھی بیان کیے۔ نماز ظہر کے بعد یہ اجلاس بخیر وخوبی اجتماعی دعا پر ختم ہوا۔

8 اگست: ذیلی حلقہ کے مرکز میں جاری انگلش لنگویج کلاس کے اختتام پر تقسیم اسناد کی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ پچاس کے قریب نوجوانوں کو کامیاب قرار دیا۔ انگریزی کے علاوہ دینی شعور پیدا کرنے کی بھی بھرپور سعی کی گئی تھی اور دوران کورس اقامت دین کی فرضیت' مذہب اور دین کا بنیادی فرق اور ایک مسلمان نوجوان کی ذمہ داریوں کو تفصیلی بحث کا موضوع بنائے رکھا۔ تنظیم اسلامی کے اغراض و مقاصد کے ساتھ ساتھ دعوت شرکت بھی دی گئی۔ اس کام میں حافظ ڈاکٹر عبداللہ' عمر فاروق کے انقلابی کردار کے علاوہ' طاہر بشیر' عبدالخالق' عبدالسمیع اور سردار چوہدری نے تربیتی پروگرام میں بھرپور حصہ لیا۔ کورس کے انچارج عزیزم طاہر بشیر تھے۔ تمام رفقاء نے بڑی لگن اور محنت کا ثبوت دیا' جو راقم کے لئے بڑی حوصلہ افزائی کی بات رہی۔

8 اگست کو ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کو امیر حلقہ جناب رشید عمر صاحب کی مہربانی سے مدعو کیا گیا اور وہ بکمال شفقت تشریف لائے۔ انہوں نے بھی مدرسانہ انداز پسند فرمایا اور طلباء' احباب اور رفقاء کے اس اجتماع کو "ابلیس کی مجلس شوریٰ" کا اپنے دل پسند انداز میں ماہر اقبالیات کے طور پر مطالعہ کروایا۔ سامعین کو کلام اقبال کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں مہیا کر دی گئی تھیں۔ اس نئے اور منفرد ناصحانہ انداز کا خطاب سامعین نے بہت پسند کیا اور ڈاکٹر صاحب نے بھی حق ادا کر دیا۔ بعد میں سوال و جواب بھی ہوئے۔ راقم نے بحث سمیٹتے ہوئے مقرر اور سامعین کا شکریہ ادا کیا اور بین السطور "دعوت رجوع الی اللہ" کی قدرے وضاحت فرمائی اور اس کی طرف عملی قدم اٹھانے کی اپیل بھی کی۔ آخر میں مہمانوں کی تواضع کا انتظام بھی کیا گیا۔

21 اگست: بعد نماز عصر "الھدیٰ فورم" کا اجلاس تھا۔ دفتر تنظیم اسلامی میں خصوصی طور پر نوجوانوں کو موجودہ حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اپنی ذمہ داریوں پر غور وفکر کی دعوت دی۔ یہ طے ہوا کہ ایسے اجتماع پندرہ روزہ دورانیہ پر ہوتے رہیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں اور خاص کر نوجوان طبقے تک یہ پیغام پہنچایا جائے۔ اس کی اہمیت کو راقم طاہر بشیر صاحب نے زیادہ واضح کیا۔ شرکاء نے بھی اظہار خیال کیا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کی میٹنگ بہت فائدہ مند رہی۔ عمر فاروق نے مہمانوں کی تواضع کا انتظام کیا تھا۔

21/22 اگست: ماہانہ شب بسری کو اس مرتبہ ایک روزہ تربیت کا مشورہ ہوا۔ سرگودھا' جوہر آباد' خوشاب کے رفقاء کا مشترکہ تربیتی پروگرام بنایا گیا۔ ڈاکٹر رفیع الدین ناظم تربیت اور عبدالسمیع صاحب ناظم دعوت کے گروپ میں سرگودھا کے رفقاء اجتماعی طور پر جوہر آباد پہنچے۔ بعد نماز مغرب پروگرام درس قرآن سے شروع ہوا۔ عشاء کے بعد ایک بھرپور Session ہوا۔ صبح کی نماز سے نماز عصر تک یہ تربیتی پروگرام جاری رہا۔ اس مرتبہ ذاتی رابطے بھی ہوئے مگر مرکزی نقطہ اپنے مقامی نوجوان رفقاء کے دینی جذبہ کو ابھارنا تھا۔ خالد وسیم نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ہمیشہ کی طرح بھرپور کام کیا۔ مقامی رفقاء نے بہت تعاون کیا۔ فیصل آباد سے جناب اصغر صدیقی صاحب تشریف لائے ان کی شمولیت بھی حوصلہ افزائی کا باعث بنی۔

تنظیم اسلامی جار باجوڑ میں ناظم دعوت حلقہ سرحد شمالی کا دورہ

جشن آزادی کے سلسلے میں الھدیٰ پبلک سکول ملاکلے جار باجوڑ میں ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی ناظم دعوت حلقہ سرحد شمالی مولانا غلام اللہ حقانی تھے۔ آپ نے قرآن مجید کے سورۃ القصص کی آیت نمبر 5 کو تمہید بنا کر فرمایا کہ "جشن آزادی دراصل اس یادگار کی یاد میں منائی جاتی ہے کہ جس روز برصغیر کے مسلمان ایک آزاد ملک "پاکستان" کی صورت میں دوہری غلامی سے باہر نکل آئی۔ یہ آزادی دراصل دو ڈھائی سال کی مسلسل کوشش سے ممکن ہوئی۔ تاہم وہ مقصد جس کی خاطر بے مثال قربانیاں دے کر ہم نے آزادی حاصل کی تھی وہ ہنوز شرمندہ تعبیر ہے۔ ہم حقیقی معنوں میں جشن آزادی اس وقت منا سکیں گے۔ جب ہم وہ مقصد حاصل کر لیں جس کی خاطر ہم نے ایک آزاد ملک حاصل کیا تھا اور اس سے کسی باشعور مسلمان کو بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ وہ مقصد تھا اسلام کے عدل وقسط پر مبنی نظام کا قیام۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (رپورٹ: محمد سعید' تنظیم اسلامی جار باجوڑ)

تفہیم دین کورس زیر اہتمام اسرہ مضافات کوئٹہ تنظیم

ماہانہ مشاورت اگست 04، تنظیمی و دعوتی کام کے جائزے میں یہ بات سامنے آئی کہ اجتماعی دعوتی پروگراموں میں ایک عرصے سے کوئی تفہیم دین کورس منعقد نہیں ہوا لہٰذا اس کورس کو منعقد کرنے کی کوشش کی جائے۔

تنظیم کوئٹہ کے نقباء نے کوشش شروع کی اور اسرہ مضافات میں اللہ رب العزت نے کامیابی عطا فرمائی۔

ایک ہینڈ بل بعنوان "دعوت فکر و عمل" 600 کی تعداد میں فوٹو کاپی کرا کر مسجد ہذا اور دیگر دو قریبی مساجد اور محلہ میں تقسیم کیا گیا۔

یہ پانچ روزہ تفہیم دین کورس مسجد شاہین بنگلوز میں 12 تا 16 ستمبر 04ء (اتوار تا جمعرات) بعد نماز عشاء منعقد ہوا جس میں جناب محبوب سبحانی صاحب امیر کوئٹہ تنظیم اور جناب عبدالسلام عمر صاحب ملتزم رفیق اسرہ نواں کلی نے لیکچر دیئے۔ آخری دن سوال جواب کی نشست بھی ہوئی۔ شرکاء نے پروگرام کی تحسین کی۔

ان لیکچرز میں اوسطاً 36 افراد نے شرکت کی۔ جس میں احباب کی اوسط حاضری 26 تھی۔ کچھ رفقاء نے مکمل شرکت کی جبکہ کچھ رفقاء جزوی شریک ہوئے۔ (رپورٹ: شیخ قدیر احمد)

ہفت روزہ مبتدی تربیت گاہ 12 ستمبر تا 18 ستمبر 2004ء

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی گڑھی شاہو لاہور میں مبتدی تربیت گاہ کا آغاز 12 ستمبر بروز اتوار بعد از نماز عصر ہوا۔ ناظم تربیت محمد شاہد اسلم صاحب نے افتتاحی کلمات میں تربیت گاہ کا مقصد اور پروگرام واضح کیا۔ ہفتہ بھر کا معمول کچھ اس طرح سے تھا کہ رفقاء کو تہجد کے وقت بیدار کیا جاتا۔ انفرادی نوافل کی ادائیگی کے بعد نماز فجر سے قبل ادعیہ ماثورہ یاد کرائی جاتیں۔ نماز فجر کے بعد حافظ مشتاق ربانی صاحب درس دیتے۔ درس قرآن کی نشست کے بعد ناشتے اور تیاری کا وقفہ ہوتا۔ صبح سوا آٹھ بجے سے لے کر دوپہر ایک بجے تک ایک ایک گھنٹے کے دورانیے پر مشتمل لیکچرز ہوتے۔ ظہر سے عصر تک طعام و آرام کا وقفہ دیا جاتا۔ عصر تا مغرب تعارفی نشست کا اہتمام کیا جاتا جس میں تمام رفقاء کو سوالات کا موقع بھی دیا جاتا۔ مغرب تا عشاء بانی محترم کے ویڈیو لیکچرز دکھائے جاتے۔ کھانے کے بعد رفقاء ساڑھے دس بجے تک سو جاتے۔ ہفتہ بھر دیگر لیکچرز کا شیڈول درج ذیل رہا:

13 ستمبر بروز پیر: لیکچرز کا آغاز ناظم تربیت شاہد اسلم صاحب نے مطالعہ دستور تنظیم اسلامی سے کروایا۔ علم کی فضیلت اور قرآن حکیم پر انجینئر محمد علی صاحب نے درس دیا۔ بعد ازاں مرکزی ناظم دعوت جناب رحمت اللہ بٹر صاحب نے ایمان باللہ اور ایمان بالآخرۃ پر مفصل خطاب فرمایا۔ مغرب کے بعد حافظ مشتاق ربانی صاحب نے انفاق فی سبیل اللہ پر درس دیا۔

14 ستمبر بروز منگل: جناب رحمت اللہ بٹر نے ایمان بالآخرت پر لیکچر دیا۔ شاہد اسلم صاحب نے نظام العمل کا مطالعہ کروایا۔ رحمت اللہ بٹر صاحب نے پُر اثر انداز میں ہمارے معاشرے میں رائج غیر اسلامی رسومات کا پوسٹ مارٹم کیا اور ان کے سدباب کے لئے لائحہ عمل بیان فرمایا:

15 ستمبر بروز بدھ: ڈاکٹر غلام مرتضیٰ صاحب نے ''عبادت رب'' ''شہادت علی الناس'' اور ''فریضہ اقامت دین'' پر یکے بعد دیگرے تین لیکچرز دیئے۔

16 ستمبر بروز جمعرات: ''جہاد فی سبیل اللہ'' کے موضوع پر بانی تنظیم کی ویڈیو دکھائی گئی جس کی مدد سے اس کی اہمیت اور عملی صورت سمجھنے میں مدد ملی۔ چائے کے وقفے کے بعد رحمت اللہ بٹر صاحب نے اخلاقیات کے موضوع پر لیکچر دیا اور ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے ''مروجہ سیاست اور تنظیم اسلامی'' کے موضوع پر گفتگو کی۔ نماز مغرب کے بعد ناظم اعلیٰ تحریک خلافت پاکستان جناب عبدالرزاق صاحب نے انتہائی موثر انداز میں ''ہم عصر تحریکوں میں دعوت کا کام کیسے کیا جائے'' کے موضوع پر گفتگو فرمائی۔

17 ستمبر بروز جمعہ: معاون ناظم دعوت محمد اشرف وصی صاحب نے ''فکر تنظیم اسلامی'' پر مذاکرہ کروایا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے رفقاء کو مسجد دارالسلام باغ جناح میں لے جایا گیا جہاں انہوں نے امیر تنظیم اسلامی جناب حافظ عاکف سعید کا خطاب سنا۔ شرکاء کو قرآن آڈیٹوریم اور قرآن اکیڈمی کی سیر بھی کروائی گئی۔ جس میں بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب سے تفصیلی تعارفی نشست ہوئی اور سوال و جواب کا موقع بھی ملا۔ جس سے شرکاء نے بھرپور استفادہ کیا۔

18 ستمبر بروز ہفتہ: کے آغاز میں ناظم اعلیٰ اظہر بختیار خلجی صاحب نے رفقاء کے بنیادی اوصاف بیان کئے۔ امیر تنظیم اسلامی جناب حافظ عاکف سعید نے ''قرارداد تاسیس'' کا مطالعہ کروایا اور شرکاء کا تعارف بھی حاصل کیا۔ تربیت کے اختتام پر مرکزی ناظمین نے اپنا تعارف کروایا۔

تربیت گاہ کے تمام پروگرام انتہائی منظم اور روح پرور تھے۔ اس سے ہمیں اس بات کو سمجھنے میں مدد ملی۔ تنظیم اسلامی کی دعوت کا محور اور مرکزی قرآن حکیم ہے اور اس انقلابی جماعت کے مراحل اور طریقہ کار سیرت النبی ﷺ سے اخذ کردہ ہیں۔ (مرتب: محمد اسد جعفری)

ماہانہ تنظیمی و تربیتی اجتماع حلقہ بہاولنگر

تنظیم اسلامی بہاولنگر کا ماہانہ اجتماع 5 ستمبر بروز اتوار مسجد جامع القرآن ہارون آباد میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز 9 بج کر 45 منٹ پر ہوا۔ ذوالفقار علی صاحب نے تمہیدی گفتگو کے بعد حافظ بشیر احمد کو تلاوت قرآن مجید کی دعوت دی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد امیر حلقہ جناب منیر احمد صاحب نے ''نبی اکرمؐ کے مقصد بعثت اور اہل ایمان کو نبی کا مددگار بننے کا حکم'' کے موضوع پر سورہ صف کی آیات 9 تا 14 کی روشنی میں خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کا مقصد بعثت غلبہ دین تھا۔ جس کے لئے آپؐ نے تنہا کام کا آغاز کیا۔ اور اس کام میں آپ کو مشرکین عرب اور کفار کی طرف سے رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن آپ نے اس کام کو ادھورا نہیں چھوڑا بلکہ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے جماعت تیار کی۔ اس جماعت کا مقصد جہاد فی سبیل اللہ قرار پایا۔ اس میں مال اور جان دونوں کا جہاد شامل تھا۔ جس کا حاصل آخرت میں سرخروئی اور دنیا میں اللہ کے دین کا غلبہ تھا۔ اب یہ فریضہ اس امت کے سپرد ہے جسے اس نے اُس طریقے سے ادا کرنا ہے' جس طرح محمد ﷺ نے ادا کیا تھا۔

اس کے بعد وقفہ ہوا' وقفہ کے بعد جناب ذوالفقار علی صاحب نے درس حدیث دیا' پھر کچھ نئے رفقاء و احباب کا مختصر تعارف ہوا' اس کے بعد انفاق فی سبیل اللہ کے ضمن میں ناظم مالیات جناب مختار احمد صاحب کی طرف سے رفقاء کے نام پیغام پڑھا گیا۔ پھر نثار احمد شفیق ناظم دعوت حلقہ بہاولنگر نے نبی اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک ''فبلغوا عنی ولو اية'' کی روشنی میں دعوت و تبلیغ کی اہمیت رفقاء پر واضح کی تاکہ ہر رفیق اپنی منفرد حیثیت میں داعی کی ذمہ داری ادا کرے۔ کھچی والا کے رفیق تنظیم جناب حکیم امانت علی صاحب نے توبہ کی اہمیت پر مختصر خطاب فرمایا۔ آخر میں امیر حلقہ جناب محمد منیر احمد صاحب نے حلقہ میں ہونے والی تنظیمی سرگرمیوں اور دعوتی کام کا جائزہ پیش کیا۔ اس کے ساتھ ہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ (رپورٹ: سجاد سرور)

تنظیم اسلامی لاہور وسطی کے زیر اہتمام خصوصی دعوتی پروگرام

امیر تنظیم اسلامی وسطی لاہور جناب مجیب الرحمٰن صاحب نے امیر تنظیم اسلامی پاکستان محترم جناب عاکف سعید صاحب کو 16 ستمبر بروز جمعرات بمطابق 30 رجب المرجب بعد از نماز مغرب ''فرد کی نجات'' کے موضوع پر خطاب کی دعوت دی۔ امیر محترم نے بھی کمال شفقت و مہربانی' اس دعوت کو شرف قبولیت بخشا۔ وقت معین پر آپ کی تشریف آوری' رفقاء تنظیم اور احباب کے لئے باعث مسرت بنی۔

محترم عاکف سعید صاحب نے کلام اللہ کی دو عظیم الشان سورۃ العصر اور سورۃ الصف کی آیات کریمہ کی روشنی میں انسان پر عائد بنیادی فرائض کو سلیس اور عام فہم زبان میں وضاحت اور صراحت سے سامعین کرام کے روبرو پیش کیا۔ سامعین نے بھی آپ کی گفتگو توجہ' دلجمعی اور دلچسپی سے سنی۔ امیر موصوف نے فرمایا کہ ہر انسان کو اپنے رب کے حضور جواب دہی کے لئے خود کو تیار کرنا ہوگا۔

آپ نے فرمایا کہ انسان کی کامیابی و کامرانی کا دارومدار نہ روپیہ پیسہ ہے نہ حیثیت' نہ وجاہت' نہ جاہ و جلال' نہ نمود و نمائش بلکہ اس کی فوز و فلاح کا کامل انحصار' ایمان' عمل صالح' تواصی بالحق اور تواصی بالصبر کے عملی مظاہرے میں مضمر ہے۔ ہر وہ انسان جس میں مذکورہ شرائط عملی طور پر موجود نہ ہوں۔ وہ ایک ناکام و نامراد اور خائب و خاسر انسان ہے۔ خواہ وہ کروڑ پتی ہو یا ارب پتی یا کسی عظیم الشان سلطنت کا حکمران ہی کیوں نہ ہو۔ آخرت میں اس کا مقام قعر ذلت میں گرنے کے سوا کچھ نہیں اور خسران اس کا مقدر ہے۔ جس انسان میں مذکورہ صفات بتمام و کمال اعلیٰ درجہ میں موجود ہوں گی' وہی انسان بامراد اور فائز المرام ہوگا' خواہ وہ دنیاوی لحاظ سے کوئی حیثیت یا مرتبہ نہ رکھتا ہو' چاہے مال و متاع اور جائیداد کا مالک نہ ہو۔ وہ انسان یقیناً اُخروی زندگی میں کامیاب و کامران ہوگا۔ روز جزا کے دن خوش و خرم ہوگا اور اس کا مقام و قیام جنت الفردوس ہوگا اور اپنے رب کا دیدار جو تمام نعمتوں سے افضل ہے اس کا مقسوم ہے۔

جناب عاکف سعید صاحب کی امامت میں نماز عشاء ادا کی گئی اور مسنون دعا پر اس نشست کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: عبدالرؤف)

It is also interesting to study and compare similarities between the mindset of Neo-cons of the West and Neo-mods of Islam.

Freedom of Expression

Both of these groups believe in selective freedom of expression. They feel free to not only challenge Divine wisdom by criticizing the Qur'an (which all Muslims believe as the word of God), but also to go to the extent of mocking its verses and making fun of the Ahadiths (saying of Prophet Muhammad PBUH) – together these two sources form the foundation of faith for 1.3 billion people.

However, when it comes to criticizing their below-the-belt approach to reformation of Islam, they resort to personal attacks, strongly demanding removal of that critical analysis from the source publication along with apologies from the authors and editors. It seems as if their wisdom is above the Divine wisdom. They have the right to mock the Qur'anic wisdom, [3] but no one has the right to point finger at them.

Criticizing the Critic

The Neo-mods leave the subject and start criticizing the critic. They forget that no one needs to be an angel to criticize an evil trend. Being evil and being the promoter of evil are two different things. For instance, being a homosexual, knowing that it is against the core principles of Islam, and staying conscious of one's evil acts is far better than not being a homosexual but justifying homosexuality and promoting its cause.

So, it is absolutely not that critics of the Neo-mods of Islam are angels from heaven. It is that they simply point out that the Neo-mods participation in demonizing Islam for their personal interests undermines future of both Muslims and non-Muslims.

Twist and spin

The other commonality with the neo-cons is their quality to spin and put words in others mouth. The article criticizing WakeUpMuslim.com very clearly states that the Neo-mods of Islam are promoting agenda and point of view of the real culprits behind 9/11. WakeUpMuslim.com instead turns it around and presents it as if its team has been called the real culprits behind 9/11. This is the poorest defense of a below-the-belt section at this site.

Guilt by Association

The Neo-cons and Neo-mods cry foul when they feel that they have been considered guilty by association. However, they forget that not only thousands in the US concentration camps but millions of other Muslims around the world are targeted just for being Muslims. They are harassed and tortured unless they somehow prove themselves to be perfectly "moderate," liberal," or "progressive" Muslims. Racial profiling is nothing by harassment based on simple association with Islam.

The Question is: Who, after all, are responsible for this kind of attitude towards Muslims? Why is there an "enemy is Islam" sign hanging outsider a church in the US? If the answer is "terrorists among Muslims," it is absolutely wrong.

Muslim "terrorists" are the product of some policies and acts of aggression. A realistic look reveals that the crimes committed by Muslims pale by comparison with the crimes systematically committed by the US and Israel. Despite all that, why is not any sign hanging outside any mosque saying Christianity or Judaism is the enemy?

Simply because no one – neither Muslims nor non-Muslims – have the intentions to undermine Christianity or Judaism as a faith, whereas undermining Islamic values and way of life is a clear intention on the part of Neo-cons who promote the so-called war on terror and the "war within Islam." The neo-consim is becoming mainstream due to increasing activity of Muslim Neo-mods.

Promotion of hatred

The idea is to make non-Muslims aware of these Neo-mods benighted opportunism, who do no more than promoting hatred against Islam and Muslims by cursing and mocking the basic sources of Islam: the Qur'an and Sunnah. That becomes the basis for interference in Muslim lands and justifies invasions and occupations for secularizing them through crusades against Islamic ideology, as the 9/11 Commission report has confirmed.

This is no less than sowing the seeds of hatred and terror. Who actually get terrorized with such nonsense? Non-Muslims. Who their leaders in turn terrorize? Muslims. That's how the cycle of terror begins and takes lives of millions on both sides. This is the chain reaction which the Islam-bashing Neo-mods do not realize as ask: what is the correlation between "sex and umma" at WakeUpMuslim.com and the seeds of terror.

Discussing sex

Only a stupid would believe that people engaged in a frank discussion on sexuality do the work of Paul Wolfwitz. However, critics of "sex and umma" section strongly believe that calling Islam "shitty" and making a mockery of Sahih Bukhari and the Qur'an, above all, are far worse than what Paul Wolfwitz can do. This gives Wolfwitz and Co. the basis for planning, invading, killing and dominating any Muslim country where people may express their desire to live by Islam.

Let Paul Wolfwitz come out and say publicly what the Neo-mods on MuslimWakeup.com say about Islam. He would face a flood of worldwide condemnation and reaction. That's why the Neo-mods are no more than gifted mouthpieces for the neo-cons' innermost thoughts and wishes.

Let us forget about Islam for a moment. Let us try to find out which part of Christianity, Judaism, Hinduism, Sikhism or any principle of common decency allows promotion of out-of-wedlock sexual relations, out of wed-lock births, homosexuality, cursing and mocking the sources of others' religious beliefs, and all other norms that are being promoted by the Neo-mods?

For personal interests it is too big a price to pay with presenting Islam as a degraded, outdated, medieval philosophy that oppresses women and does not let people enjoy their sexual life. That is what the Neo-cons want; this is what the Neo-mods provide.

Hidden enemies

A real understanding of the rising trend of Neo-modism among Muslims would make the Western public realize their hidden enemies, who in the quest for indirectly milking Washington, indirectly lead to wars and occupations.

Hidden enemies are not those who mask their faces and shoot the US occupation forces in Iraq and elsewhere. They are well-known enemies of injustice and oppression, not the American people. They are the direct product of occupation, not of Islamic ideology.

The real hidden enemies are those, who do not intentionally want to harm the US. They just want to shine their little businesses; have a bit promotion in their career; make a headway in politics; have their articles published in the New York Times; get interviewed on the Fox; or like Musharraf, have a chance to rule his nation for a little longer.

However, they forget that the opinions they consider so naïve become seeds for terror in the hands of Neo-cons, who use them as a solid argument to defend their proposed invasions and continued domination of Muslim lands at any cost.

Appropriate Action

When Iran issued a fatwa to kill Salman Rushdie – the father of neo-modism, we thought he should be intellectually defeated through debate so that others get a lesson out of his failure. However, now we realize how difficult it is to argue with the Neo-mods. Can anyone convince Bush. He is always right together with his team. Same is the

3 Regd. No. LRL -50 No.39

Weekly Nida-e-Khilafat Lahore

View Point

Abid Ullah Jan
(e-mail: abidjan@tanzeem.org)

Different Faces of Neo-modism

It is interesting to study the same music coming at different frequencies, from different channels set up by different quarters of Muslim Neo-mods — the self-proclaimed "progressive," "liberals," and "moderate" Muslims.

The common tunes on all these different channels are apologies for the uncommitted crimes and misconceptions that have no place in Islam. Their common target is the ears of the Neo-cons of the West. These ears want more of the same music to justify their destructive march towards total domination.

The direct victims of the Neo-mods music are non-Muslims, mostly those who have no knowledge about the ABC of Islam. Its indirect victims are Muslims in the Muslim lands under the US direct and indirect occupations.

When any of these channels of Muslim Neo-mods is discussed in a short write up, it gives the impression as if it is an isolated case, or it has no impact or connection with other channels.

That is not the fact. Actually Muslim Neo-modism comes in different versions. All are well connected and all have the same objectives: a) exploit the fear of Islam, b) generate some more in a different way, and c) milk Washington. Collectively they have a wider impact, but again, only in the non-Muslim world.

One can easily look around to find different versions of Neo-modism in operation. However, discussing these versions in detail is beyond the scope of a short write up. To give readers an opportunity to independently research, personalities displaying a specific form of neo-modism are given below.

It is a common tendency of the Neo-mods to consider every criticism as a personal attack. They consider every critic having some kind of personal vendetta against them. However, that is absolutely not the case simply because their critics are neither on the CIA payroll, nor they get career building opportunities. They don't get scholarships or fellowships at Brookings or Rand in return for criticizing the neo-mods, nor are they promoted on high profile media outlets.

The following broad classification of different versions of Neo-modism will show how collectively and mostly unintentionally, they sow the seeds of hatred and terror. They can hardly realize the extent of the damage they are doing to both the East and the West under the fine banners of moderation, building bridges and interfaith interactions.

Academic Neo-modism: There are personalities in academic circles, both students and teachers, who have either fully embraced the point of view of the Neo-cons of the West or they just pretend to be on the same wavelength with them when it comes to promotion of radical secularism and military adventurism for imposing all associated ideas on the Muslim world.

It is not difficult to find this version of Neo-modism in the world of Dr. Ishtiaq Ahmed (Stockholm University), Muqtedar Khan, Akbar S. Ahmed, and company.

These dollar scholars of Islam have distinct views about almost every issue. Take the Israeli-Palestinian conflict for example. Muqtedar Khan for example believes, "Allah, through the Qur'an, tells Muslims to forgive injustices that Jews and Christians commit against Muslims," which means, in other words, to accept Israeli oppression in the present context. He writes, The Israeli occupation of Palestine is "perhaps central to Muslim grievance against the West."

The use of word "perhaps" means, he is either still doubtful or purposely ignore the reality. He goes on to say that the Israeli government treats its one million Arab citizens "with greater respect and dignity than most Arab nations treat their citizens." It means, there is no need to support the suffering Palestinians. In a New York Times article, Muqtedar Khan writes: "Muslims must realize that the interests of our sons and daughters, who are American, must come before the interests of our brothers and sisters, whether they are Palestinian, Kashmiri or Iraqi." [1] Consider this prioritized classification in the context of the message of Islam.

Akbar Ahmed recently appeared with Rabbi Johnny Sax in a documentary celebrating the Jewish New Year and publicly stating that he is ashamed of the brutal murder of Danny Pearl by one of his alleged countryman, yet Rabbi Johnny Sax is not ashamed of the brutal policies of the racist/apartheid state of Israel that has taken lives thousands of Palestinians and butchers them on daily basis. Do we hear Johnny Sax or Ariel Sharon expressing shame and revulsion at the way Palestinians are treated or the atrocities committed by Baruch Goldstein et al?

Political neo-modism: This version of Neo-modism is also displayed by Muslims both in the East and the West. Kamal Nawash with political ambitions in the US is no different than Hussein Haqqani with even greater ambitions to be tomorrow's Karzai or Iyad Allawi. Such personalities have their own way of presenting the facts and promoting themselves under the wings of Pipes and JISNA. [2] Some Muslim dictators who are presently in power also hide behind this version of Neo-modism. General Musharraf's attempt at self-perpetuation under the banner of "moderate" Islam is a prime example in this regard.

Journalistic Neo-modism: Then there are Muslims in print and electronic media, as well as on the internet who would go to any-length to bash Islam in the name of reformation. Tashbih Syed of Pakistan Today, Khalid Hasan of Daily Times, Najam Sethi of Friday Times. All those who criticize Daniel Pipes for anti-Islam bigotry need to visit the work of these journalists infected with this form of Neo-modism and see the way they have gone far too ahead of Pipes in promoting some ideas that are in total contradiction to the core of Islam.

Below-the-belt Neo-modism: This version of Neo-modism has no trace of scholarship or logical argumentation. It has no objective to serve other than self-projection and heaping curses on Islam's basic sources: the Qur'an and Hadith. This trend began with Salman Rushdie, then moved on to the age of Taslima Nasreen and Irashad Manjee and then is trying to become mainstream with all and sundry participating in below-the-belt Neomodism at "sex and umma" section of the WakeupMuslim.com. The problem is that you cannot even argue with this kind of Neo-mods who are bent upon heaping curses.

It is very important to note that 9/11 and subsequent bloody invasions, human rights abuses and occupations would never have been possible without years of Islam-bashing by the neo-cons and their associates. This "intellectual" alliance played a vital role in paving the ground for the political and military alliances to bypass the world opinion and go on the killing spree for domination. All the above forms of Muslim neo-modism, knowingly or unknowingly, support neo-cons' lies and misconceptions about Islam in different ways.